معاون بانی: مرحوم سالار احمد اعجاز

روزنامہ آج کا انقلاب

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

آپ کا اخبار سچائی کے ساتھ

ಆಜ್ ಕಾ ಇನ್‌ಖಿಲಾಬ್

Postal Register No:- KA/SK/SMG/1276/2025-2027 Aaj Ka Inqalab

A Unique Regional Urdu Paper Publishing From SHIMOGA, Chitradurga,Chikmagalore,Davangere, Haveri,Karwar, Bangalore.

Editor: Mudasir Ahmed | صفحات:- 6 | ۲۸ رشعبان المعظم ـ ۱۴۴۷ھ | منگل ۱۷ فروری ۲۰۲۶ | Rs.4.00, ماہانہ 100 روپے | Shimoga | Vol:- 12/ Issue:-211 | Tuesday 17th February 2026

وزیر اعلیٰ آسام کیخلاف سپریم کورٹ کا سماعت سے انکار

دہلی:۔سپریم کورٹ نے پیر کے روز آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما کے خلاف سوشل میڈیا پر وائرل ایک متنازع ویڈیو کے معاملے میں دائر تمام عرضیوں کی سماعت سے انکار کردیا۔عدالتِ عظمیٰ نے واضح الفاظ میں کہا کہ وہ سیاسی تنازعات کو نمٹانے کے لیے پلے گراؤنڈ نہیں ہے اور ایسے معاملات میں پہلے متعلقہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا جانا چاہیے۔چیف جسٹس سوریا کانت کی صدارت والی بنچ نے درخواست گزاروں سے سوال کیا کہ انہوں نے براہِ راست سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے کے بجائے پہلے گوہاٹی ہائی کورٹ سے رجوع کیوں نہیں کیا۔ عدالت نے ہائی کورٹ کے اختیارات کو نظرانداز کرنے پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ آئین کے تحت ہائی کورٹ کے پاس مکمل اختیار ہے اور اس کی اہمیت کو کم نہیں سمجھا جانا چاہیے۔یہ معاملہ ایک ایسے ویڈیو سے متعلق ہے جو آسام بی جے پی کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پوسٹ کیا گیا تھا اور بعد میں ہٹا دیا گیا۔ویڈیو میں مبینہ طور پر ایک ایسا کردار دکھایا گیا تھا جو ہمنتا بسوا سرما سے مشابہ تھا اور وہ بندوق سے ٹوپی پہنے اور داڑھی والے افراد کو نشانہ بناتا نظر آرہا تھا، جبکہ کیپشن میں "پوائنٹ بلینک شاٹ" اور "کوئی رحم نہ کرو"

جیسے الفاظ درج تھے۔اس ویڈیو کو مسلم طبقے کے خلاف نفرت انگیز اور تشدد کو ہوا دینے والا قرار دیا گیا۔درخواست گزاروں کی جانب سے سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے عدالت میں دلیل دی کہ یہ معاملہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت بنیادی حقوق سے جڑا ہے، اس لیے سپریم کورٹ کو ہی اس کی سماعت کرنی چاہیے۔انہوں نے اس معاملے کی جانچ کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کے قیام کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ وزیر اعلیٰ نے ایسے بیانات صرف آسام ہی نہیں بلکہ دیگر ریاستوں میں بھی دیے ہیں۔تاہم عدالت نے ان دلائل کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ پہلے ہائی کورٹ جایا جائے۔ بنچ نے یہ بھی کہا کہ وہ صرف اتنا کرسکتی ہے کہ ہائی کورٹ سے گزارش کرے کہ چونکہ معاملہ اہم ہے، اس لیے اس پر ترجیحی بنیادوں پر سماعت کی جائے۔واضح رہے کہ یہ عرضیاں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) اور اس کی رہنما اینی راجہ کی جانب سے دائر کی گئی تھیں، جن میں ہمنتا بسوا سرما کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے اور ان کے مبینہ مسلم مخالف بیانات و ویڈیوز کی جانچ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ویڈیو کے منظرِ عام پر آنے کے بعد ملک بھر میں اس کی شدید مذمت ہوئی اور کانگریس سمیت اپوزیشن جماعتوں نے بی جے پی پر نفرت اور تشدد کو فروغ دینے کا الزام عائد کیا تھا۔اب سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد یہ معاملہ گوہاٹی ہائی کورٹ میں سنا جائے گا، جہاں درخواست گزار دوبارہ قانونی کارروائی کریں گے۔

سابق وزیر اعظم نہرو عیاش، راہل گاندھی فیلچر ہیں! نشی کانت

دہلی:۔جھارکھنڈ کے گڈا لوک سبھا حلقے سے چار بار کے بی جے پی رکن پارلیمان نشی کانت دوبے ایک بار پھر اپنے متنازع بیانات کی وجہ سے خبروں میں ہیں۔حال ہی میں انہوں نے ایک ٹی وی انٹرویو کے دوران ملک کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کو "عیاش" قرار دیا اور گاندھی خاندان پر شدید تنقید دہرائی، جس کے بعد سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھڑ گئی ہے۔انڈیا ٹی وی کے مقبول پروگرام آپ کی عدالت میں گفتگو کے دوران، پروگرام کے میزبان اور انڈیا ٹی وی کے

ایڈیٹر ان چیف رجت شرما نے نشی کانت دوبے سے براہِ راست سوال کیا کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں نہرو کے خلاف اتنے سخت الفاظ کیوں استعمال کیے۔اس پر دوبے نے جواب دیا کہ انہوں نے جو کچھ کہا وہ ان کے ذاتی خیالات نہیں بلکہ "کتابوں میں لکھی ہوئی باتیں" ہیں۔انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اسپیکر انہیں روک رہے تھے، لیکن مائیک آن ہونے کی وجہ سے ان کی بات جاری رہی۔نہرو خاندان پر تنقید کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے نشی کانت دوبے نے کہا کہ ملک کو درپیش کئی بڑے مسائل، خاص طور پر چین اور پاکستان سے متعلق سرحدی تنازعات، نہرو دور کی پالیسیوں کا نتیجہ ہیں۔ان کے مطابق برطانوی دور کے بعد بھارت کے گرد نیپال، بھوٹان اور تبت بطور بفر اسٹیٹس موجود تھے، لیکن تبت کو تسلیم کیے جانے کے بعد چین براہِ راست بھارت کا ہمسایہ بن گیا، جو آج کے تنازعات کی جڑ ہے۔اسی گفتگو میں دوبے نے موجودہ سیاست پر بھی اشاروں میں بات کی اور وزیر اعظم نریندر مودی کو سوالوں سے بالاتر قرار دیا، جبکہ عدلیہ کے حوالے سے بھی بالواسطہ تبصرہ کیا، جسے اپوزیشن جماعتوں نے نامناسب قرار دیا ہے۔کانگریس اور دیگر مخالف پارٹیوں نے دوبے کے بیانات کو نفرت انگیز اور تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش قرار دیا۔سیاسی مبصرین کے مطابق نشی کانت دوبے کے مسلسل جارحانہ بیانات بی جے پی کی اس حکمتِ عملی کا حصہ ہوسکتے ہیں جس کے تحت گاندھی خاندان کو مرکزی ہدف بنا کر عوامی بیانیہ تیار کیا جاتا ہے۔بعض حلقوں میں یہ سوال بھی اٹھ رہا ہے کہ آیا دوبے مستقبل میں اسمارتی ایرانی کی طرح پارٹی کے ایک بڑے اور نمایاں چہرے کے طور پر ابھرنے کی کوشش کررہے ہیں۔فی الحال، ان بیانات کے بعد سیاسی درجہ حرارت ایک بار پھر بڑھ گیا ہے اور نشی کانت دوبے کے کردار و ارادوں پر بحث تیز ہو گئی ہے۔

ایس ڈی پی آئی صدر کی منی لانڈرنگ کیس میں ضمانت منظور

دہلی:۔سوشل ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (ایس ڈی پی آئی) کے صدر ایم کے فیضی کو منی لانڈرنگ کے ایک معاملے میں دہلی ہائی کورٹ سے بڑی قانونی راحت ملی ہے۔ہائی کورٹ نے پیر کے روز انہیں ضمانت دے دی۔اس سے قبل 28 اگست 2025 کو پٹیالا ہاؤس کورٹ نے ایم کے فیضی کی ضمانت کی درخواست مسترد کردی تھی، جس کے بعد ان کی جانب سے وکیل رجت بھاردواج نے دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔پیر، 16 فروری کو دہلی ہائی کورٹ کی جسٹس نینا بنسل کرشنا نے اس معاملے کی سماعت کی۔سماعت کے دوران ایم کے فیضی کی جانب سے پیش کیے گئے دلائل کے ساتھ ساتھ

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے اعتراضات بھی سنے گئے۔فریقین کی باتوں پر غور کرنے کے بعد عدالت نے ایم کے فیضی کو ضمانت دینے کا حکم جاری کیا۔ای ڈی کا الزام ہے کہ پاپولر فرنٹ آف انڈیا (پی ایف آئی) سے ایس ڈی پی آئی کو فنڈ منتقل کیے گئے تھے۔ای ڈی کے مطابق ایم کے فیضی پی ایف آئی کے قیام کے وقت سے ہی اس کے رکن رہے ہیں اور انہوں نے 2009 میں ایس ڈی پی آئی کی بنیاد رکھی۔ای ڈی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ ایس ڈی پی آئی دراصل پی ایف آئی کا سیاسی محاذ ہے۔ای ڈی کے مطابق جنوری 2018 سے جنوری 2021 کے درمیان پی ایف آئی کے مختلف بینک کھاتوں سے ایم کے فیضی کے دو بینک کھاتوں میں مجموعی طور پر 3 لاکھ 50 ہزار روپے منتقل کیے گئے۔الزام ہے کہ یہ رقم مبینہ طور پر پی ایف آئی کے کارکنوں کو تربیت دینے کے لیے استعمال کی گئی۔قابل ذکر ہے کہ 28 ستمبر 2022 کو پی ایف آئی کو ایک غیر قانونی تنظیم قرار دیا گیا تھا۔پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے ضمانت کی درخواست مسترد کرتے ہوئے ایم کے فیضی کے ماضی کے رویے کو بنیاد بنایا تھا۔عدالت نے کہا تھا کہ وہ ای ڈی کے سمن پر پیش نہیں ہوئے تھے اور پارٹی صدر ہونے کی حیثیت سے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کرسکتے ہیں۔دہلی ہائی کورٹ کے تازہ فیصلے کے بعد ایم کے فیضی کو اس معاملے میں بڑی قانونی راحت حاصل ہوئی ہے، تاہم کیس کی آئندہ عدالتی کارروائی جاری رہے گی۔

سبوڈا صدر سندریش کی مدت 28 فروری کو ختم؛ کون بنے گا اگلا صدر؟

شیموگہ: سبوڈا کے موجودہ صدر ایچ ایس سندریش کی دو سالہ مدت 28 فروری کو ختم ہو رہی ہے۔خالی ہونے والی اس صدارت کے لیے کانگریس کے بڑے نیتاؤں نے لابنگ شروع کردی ہے اور پارٹی کے اندر شدید مقابلہ چل رہا ہے۔ اسمبلی انتخابات کے دوران کانگریس کے بڑے بڑے لیڈروں نے اس بات کا دعویٰ کیا تھا کہ اقتدار پر آنے کے بعد کانگریس پارٹی مسلمانوں کو سبوڈا جیسے اہم عہدوں پر فائز کرنے کی بات کہی گئی تھی جس کی وجہ سے کئی کانگریسی مسلمانوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر پارٹی کو اقتدار میں لانے کے لئے کام کیا تھا لیکن ایسا محسوس کیا جارہا ہے کہ سبوڈا کی دوسری میعاد میں بھی مسلمانوں کو عہدے سے محروم رکھنے کی سازش چل رہی ہے۔مختلف گروہ اپنے امیدواروں کو آگے بڑھا کر ہائی کمانڈ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔حتمی فیصلہ کس کے حق میں ہوگا یہ ابھی تک راز ہی ہے اور ہائی کمانڈ نے اس تجسس کو برقرار رکھا ہوا ہے۔گذشتہ دو سال سے بھی یہ مطالبہ چل رہا تھا کہ سبوڈا کی صدارت مسلمان لیڈر کو دی جائے اور اب بھی یہ آواز زور پکڑ رہی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ کروبا کمیونٹی کے لیڈروں کی لابنگ بھی کافی مضبوط ہے۔جبکہ موجودہ ڈی سی سی صدر آر پرسنا کمار جو یم یل سی بھی رہ چکے ہیں اور یم یل سی کی میعاد مکمل ہوتے ہی دوبارہ ڈی سی سی کے صدر بنے ہیں وہ بھی اب سبوڈا کی صدارت حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ڈی سی سی بینک کے ڈائریکٹر اور کانگریس لیڈر ایم شری کانت جو بڑے دست خیر اور لوگوں میں مقبول ہیں، ان کی حمایت میں اندرونی سطح پر زور دار کوششیں ہو رہی ہیں۔ان کے حامی مطالبہ کررہے ہیں کہ پارٹی ان کی طاقت کو استعمال کرنے کے لیے انہیں صدر بنا دے۔سابق میئر اور ڈی سی سی بینک کے نائب صدر ایس کے مریپا بھی اس بار بھی اس دوڑ میں شامل ہیں اور پچھلی بار کی طرح اب بھی کوششیں کررہے ہیں۔ایم شری کانت، آر پرسنا کمار اور ایس کے مریپا تینوں کروبا کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔اگر سبوڈا کی صدارت کروبا کمیونٹی کے لیے مختص کی گئی تو ان تینوں میں سے ایک مضبوط امیدوار صدر بن سکتا ہے۔دوسری طرف مسلمانوں کی جانب سے یہ مطالبہ دوبارہ زور پکڑ رہا ہے کہ یہ عہدہ مسلمانوں کو دیا جائے۔ اقلیتوں کا الزام ہے کہ انتخابات میں تو انہیں استعمال کیا جاتا ہے مگر اقتدار بانٹنے کے وقت نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔اگر پارٹی اس الزام کو سنجیدگی سے لے گی تو یم یل سی بلقیس بانو، ساؤتھ بلاک صدر کلیم پاشاہ، ڈی سی سی جنرل سکریٹری اڈوکیٹ نیاز احمد خان اور آفتاب پرویز بھی اس دوڑ میں نمایاں ہیں۔ حالانکہ یم یل سی بلقیس بانو اس وقت مضبوط عہدے پر فائز ہیں لیکن انہیں ریاستی سطح کے کسی بھی بورڈ یا کارپوریشن میں نمایاں مقام نہ دیتے ہوئے انہیں معقول پورٹ فولیو نہیں دیا گیا ہے جسکی وجہ سے وہ اس عہدے کے لئے اہل مانی جارہی ہیں۔اگر ہائی کمانڈ اقلیتوں کی طرف جھکاؤ دکھائے تو ان دونوں میں سے ایک کو صدارت مل سکتی ہے۔اس دفعہ کانگریس پارٹی کسی مسلمان کو یہ عہدہ نہیں دیتی ہے تو یہ بات پھر ایک مرتبہ ثابت ہوگی کہ پارٹی نے مسلمانوں کو چیونگم بنا رکھا ہے جو صرف الیکشن میں کھا کر تھوک دیا جاتا ہے۔

یم جی پلے گراؤنڈ کا شاندار آغاز: سماج کو بہتر بنانے کی ذمہ داری والدین اور اساتذہ کی ہی نہیں سماج کی بھی ہے: محمد ابراہیم

شیموگہ: شہر کے وادی ہدیٰ میں نوجوانوں کی ذہنی، جسمانی صحت کو بہتر بنانے کے مقصد سے یم جی گروپس کی جانب سے یم جی پلے گراؤنڈ کا آغاز کیا گیا ہے جس کی افتتاحی تقریب اتوار کو منعقد کی گئی تھی۔اس تقریب میں اسپورٹس اینڈ یوتھ ویلفیر ڈیپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر ریکھیا نائک نے مہمان خصوصی کے طور پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کھیل زندگی کا حصہ ہیں لیکن آج کھیلوں سے نئی نسل دور ہوتی جاری ہے ایسے وقت میں یم جی گروپس نے پلے گراؤنڈ کی شروعات کرتے ہوئے نوجوانوں کی ذہنی اور جسمانی صحت کے لئے بہترین موقع دیا ہے جو کہ قابل ستائش ہے۔ آج لوگ اپنی قیمتی جگہوں کو کمرشیل نظریات پر استعمال کررہے ہیں لیکن یم جی گروپ کے محمد ابراہیم اور ایکس سروسیس مین دادا پیر نے قیمتی جگہ کو کھیل کے میدان کے لئے منتخب کیا ہے یہ بہت بڑی بات ہے۔طلباء کھیل کے میدان میں بھی اپنا مستقبل سنوار سکتے ہیں، ہمارے سامنے محمد سمیع، ثانیہ مرزا جیسے کھلاڑی مثال ہیں۔اس موقع پر سابق فیزیکل ڈائرکٹر عبدالاحد نے اپنے خطاب میں کہا کہ فیزیکل فٹنس ہی زندگی کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ قبل از وقت بوڑھے ہوجاتے ہیں۔بچوں کی جسمانی نشونما صحیح ہوتو وہ کامیاب زندگی گزار سکیں گے، کرکٹ، بیڈمنٹن جیسے کھیلوں کے علاوہ کشتی جیسے مقابلوں سے نوجوان ملکی سطح پر نام کماسکتے ہیں۔اسپورٹس مین کو وقت کی پابندی ضروری ہے، اسلام بھی وقت کی پابندی سکھاتا ہے تو اس لئے ضروری ہے کہ نوجوان نسل وقت کی پابندی کریں۔الحبیب ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر افتخار احمد خان نے بات کرتے ہوئے کہا کہ پہلے کہا کرتے تھے کہ کھیلوگے، کودوگے تو بنوگے خراب، پڑھوگے لکھوگے تو بنوگے نواب، یہ محاورہ اس قدر منفی اثر کرگیا کہ اب کھیل کے میدان ہی غائب ہوچکے ہیں، اب بچے گھر سے لے کر نکڑ تک دکھائی دیتے ہیں۔ہم اپنے آپ کو بڑے کہتے ہیں لیکن ہم اپنے بچوں کے مستقبل کے تعلق سے فکرمند نہیں ہیں۔بچے موبائل کے عادی بن چکے ہیں اور وہ قبل از وقت بوڑھے ہورہے ہیں۔تندرستی ہزار نعمت ہے، ہمارے بچوں کی تندرستی کی خاطر انہیں کھیل کود کو میں آگے لایا جائے۔جماعت اسلامی کے ناظم علاقہ مولانا سلیم عمری نے اپنے خطاب میں بچوں کو دین اسلام سے جڑے رہنے اور دین کے دائرے میں اپنی زندگی گزارنے کی نصیحت کی۔سابق فوجی دادا پیر نے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ماحول بہت بگڑ رہا ہے جس کی وجہ سے ہمیں افسوس کرنا پڑ رہا ہے، ہماری کوشش ہے کہ نوجوان نسل کو صحیح راستے پر لایا جائے، اس وجہ سے ہم نے یم جی گروپس کے محمد ابراہیم کے ساتھ مل کر اس پلے گراؤنڈ کا قیام کررہے ہیں۔پیسہ آتے جاتے رہتا ہے لیکن نسلوں کی سدھار کے لئے کام کرنا حقیقی ضرورت ہے۔یم جی گروپس کے چیرمین محمد ابراہیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ یم جی پلے گراؤنڈ کو بنانے کا مقصد نئی نسل کو سدھارنا ہے، انسان کی شناخت صرف تعلیم سے ہی نہیں ہوتی بلکہ شخصیت سے ہوتی اور اسکے روزمرہ کی مصروفیات سے ہوتی ہے، سماج کو بہتر بنانے کی ذمہ داری کچھ لوگوں کی نہیں بلکہ پورے سماج کی ہے۔نئی نسل تیزی کے ساتھ تباہ ہورہی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ دوسروں کے بچے تباہ ہورہے ہیں، ایسا سوچنا غلط ہے کیونکہ آج تباہ ہونے والی نسل ہمارے گھروں کی تباہی کا سبب بھی بنے گی۔ماحول بنانے کی ذمہ داری صرف ماں باپ کی نہیں نہ ہی اساتذہ کی ہے بلکہ سب کی ذمہ داری ہے۔اسٹیج پر یم جی گروپ کے محمد غوث موجود تھے۔ جلسے کی نظامت شیخ الیاس نے انجام دی جبکہ استقبال لکچرر مسکان نے کیا اور شکریہ کی ذمہ داری لکچرر یاسمین نے نبھائی۔ غور طلب بات ہے کہ وادی ہدیٰ میں قائم شدہ پلے گراؤنڈ میں کرکٹ اور بیٹ مینٹن کھیل کھیلے جاسکتے ہیں جہاں پر خواتین کو لئے بھی سہولت دی گئی ہے۔

راجستھان: غیر قانونی پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ، ۸ ہلاک

جے پور:۔راجستھان کے صنعتی شہر بھواڑی میں پیر کی صبح ایک کیمیکل فیکٹری میں اچانک زوردار دھماکہ ہوا، جس کے بعد خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔اس المناک حادثے میں اب تک 8 مزدوروں کے زندہ جلنے کی تصدیق ہوچکی ہے، جبکہ 4 افراد شدید طور پر جھلس گئے ہیں۔زخمیوں کو فوری طور پر ریسکیو کرکے دہلی ایمس ریفر کیا گیا ہے۔حکام کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد میں اضافے کا اندیشہ ہے۔ابتدائی جانچ میں انکشاف ہوا ہے کہ مذکورہ فیکٹری ایک گارمنٹ کمپنی کے نام پر رجسٹرڈ تھی، تاہم اس میں بغیر لائسنس کے غیر قانونی طور پر پٹاخے تیار کیے جارہے تھے۔فیکٹری کے اندر بڑی مقدار میں بارود اور کیمیائی مواد موجود تھا، جس کے باعث آگ لگتے ہی 3 سے 4 زوردار دھماکے ہوئے۔دھماکوں کی آوازیں دور دور تک سنی گئیں اور پورے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اور انتظامیہ حرکت میں آئی۔بھواڑی کی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سمترا مشرا کے مطابق پولیس گشت پر موجود تھی اور اس نے فیکٹری میں آگ بھڑکتے ہوئے دیکھی، جس کے فوراً بعد آدھا درجن سے زائد فائر بریگیڈ گاڑیاں طلب کی گئیں۔فائر بریگیڈ اہلکاروں نے کئی گھنٹوں کی سخت مشقت کے بعد آگ پر قابو پایا۔انتظامیہ نے بتایا کہ ہلاک ہونے والے مزدوروں کا تعلق اتر پردیش اور بہار سے تھا، جو روزگار کی تلاش میں یہاں کام کررہے تھے۔حادثے کے بعد مقامی لوگوں نے بھی ریسکیو میں حصہ لیا اور انتظامیہ کے پہنچنے سے پہلے کئی مزدوروں کو باہر نکالا۔واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فارنزک سائنس لیبارٹری کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی ہے اور شواہد اکٹھا کر کے دھماکے اور آگ لگنے کی اصل وجوہات کی جانچ کی جارہی ہے۔

کانگریس یم یل اے سبارڈی کی رکنیت ختم کرنے کرناٹک ہائی کورٹ کا حکم

بنگلورو: کرناٹکا ہائی کورٹ نے انتخابی دھاندلی کے الزامات کی بنیاد پر باگے پلی اسمبلی حلقہ کے کانگریس ایم ایل اے ایس این سبارڈی کی انتخابی کامیابی کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔عدالت نے ایک ہی وقت میں ہارنے والے بی جے پی امیدوار سی منیرا جو کو فاتح قرار دینے کی درخواست بھی مسترد کر دی۔ عدالت نے اپنے فیصلے کی کاپی انتخابی کمیشن اور اسمبلی سکریٹری کو بھیجنے کا حکم دیا ہے۔بی جے پی کے شکست خوردہ امیدوار سی منیرا جو نے کانگریس ایم ایل اے ایس این سبارڈی کی کامیابی کو چیلنج کرتے ہوئے ہائی کورٹ میں انتخابی درخواست دائر کی تھی جس میں انہوں نے انتخابی عمل میں سنگین خلاف ورزیوں کا الزام لگایا تھا۔عدالت کے اس فیصلے کے بعد باگے پلی اسمبلی حلقہ میں نئی صورتحال پیدا ہوگئی ہے اور اب اس حلقہ کے لیے ضمنی انتخاب کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

ٹمکورو: اردو ادب اور انجمن ترقی ہند کے زیر اہتمام اردو کانفرنس وکارگارہ کا کامیاب انعقاد

ٹمکورو:۔ ٹمکوروشہر میں تحریکِ اردو ادب اور انجمن ترقی اردو ہند (مقامی شاخ) کے زیر اہتمام منعقدہ اردو کانفرنس وکارگاہ بعنوان "طلبہ کا مستقبل اور اساتذہ کی ذمہ داریاں" میں مقررین نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ اپنے مقدس پیشے کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے نئی نسل کی تعلیم وتربیت کو اولین ترجیح دیں، ان کے روشن مستقبل کی دیانتدارانہ بنیاد رکھیں اور زبانِ اردو کے فروغ میں فعال کردار ادا کریں۔ کانفرنس میں ماہرینِ تعلیم، صنعت کاروں، سیاسی وسماجی شخصیات اور اردوداں طبقے کی بڑی تعداد شریک رہی۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور تیز رفتار تبدیلیوں کا دور ہے اور اگر قوم نے وقت کے تقاضوں کو نہ سمجھا تو تعلیمی وسماجی پسماندگی مزید گہری ہوسکتی ہے۔ اساتذہ کو محض نصاب مکمل کرنے والا نہیں بلکہ قوم کا معمار قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ نئی نسل کی فکری اور اخلاقی تربیت انہی کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ آرسی آئی کے ریاستی صدر وصنعت کار سید ممتاز منصوری نے اپنے خصوصی خطاب میں کہا کہ جو قوم حالات کے ساتھ جینا نہیں سیکھتی وہ تاریخ کے صفحات میں مٹ جاتی ہے۔ انہوں نے صنعتی انقلاب سے لے کر مصنوعی ذہانت (اے آئی) تک کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ہر دور کی تبدیلیوں نے دنیا کا نقشہ بدلا ہے، اس لیے اساتذہ کو بھی خود کو مسلسل اپ گریڈ اور اپ ڈیٹ کرتے رہنا ہوگا تاکہ وہ طلبہ کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اساتذہ صرف تعلیم دینے والے نہیں بلکہ کردار سازی اور قوم سازی کے معمار ہوتے ہیں اور حقیقی انقلاب کلاس روم کی چار دیواری سے جنم لیتا ہے۔ اگر نسلِ نو کی ذہن سازی درست بنیادوں پر کی جائے تو معاشرہ خود بخود مثبت سمت میں آگے بڑھے گا۔ انہوں نے موجودہ حالات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے، اور اگر اب بھی ذمہ داریوں کا احساس نہ کیا گیا تو اس کے نتائج کے ہم خود ذمہ دار ہوں گے۔ جاپان کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں کسی فرد کے جرم پر اس کے اساتذہ سے بھی باز پرس کی جاتی ہے، جو استاد کے مقام اور ذمہ داری کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے اردو اساتذہ کو تلقین کی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، اپنی تنخواہ کے ساتھ انصاف کریں اور شاہین سازی کا فریضہ انجام دیں۔ ٹمکورو کے ڈی ڈی پی آئی رگھو چندرا نے اردو زبان کی شیرینی اور اس کے وسیع ادبی سرمائے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اردو ایک باوقار اور اثر انگیز زبان ہے جس کے ذریعے جذبات اور خیالات بہترین انداز میں بیان کیے جاسکتے ہیں۔ انہوں نے اردو اساتذہ کو اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور کہا کہ وہ اپنے علاقوں میں ڈراپ آؤٹ بچوں کی نشاندہی کرکے انہیں دوبارہ اسکولوں میں داخل کرانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے اس امر پر بھی تشویش ظاہر کی کہ بعض اداروں میں صرف تعداد بڑھانے کے لیے طلبہ کے نام رجسٹر کیے جاتے ہیں جس سے نتائج متاثر ہوتے ہیں اور اداروں کی ساکھ مجروح ہوتی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر کہا کہ مولانا آزاد اسکولوں میں اس نوعیت کی شکایات زیادہ موصول ہورہی ہیں، جو تشویش کا باعث ہے۔ اساتذہ سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنے پیشے کے تقدس کو برقرار رکھتے ہوئے خلوص کے ساتھ بچوں کے مستقبل کی تعمیر کریں۔ سابق رکن اسمبلی ایس شفیع احمد نے اردو اسکولوں کے معیار میں گراوٹ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خود سرکاری اردو اسکول سے تعلیم حاصل کی ہے اور انہی اداروں نے انہیں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ اردو اسکولوں کی بہتری کے لیے منظم اور اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے اور اردو زبان کے تحفظ وفروغ کی سب سے بڑی ذمہ داری اردو اساتذہ پر عائد ہوتی ہے۔ انجمن ترقی اردو ہند کے ریاستی صدر اور روزنامہ پاسبان کے مدیر اعلیٰ محمد عبیداللہ شریف نے اردو اسکولوں کی حالت زار پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انجمن کی جانب سے وظیفہ یاب افسران پر مشتمل ایک ٹیم نے ریاست بھر میں اردو اسکولوں کے مسائل کا جائزہ لے کر مفصل رپورٹ تیار کی ہے اور اسی کی بنیاد پر بجٹ سے قبل وزیر اعلیٰ کو ایک جامع میمورنڈم پیش کیا جائے گا جس میں تقریباً پندرہ اہم مطالبات اور سفارشات شامل ہوں گی۔ محمد عبیداللہ شریف نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج خود اردو داں طبقہ اور اردو اساتذہ کے بچے بھی اردو اسکولوں سے دور ہورہے ہیں کیونکہ والدین میں یہ غلط تصور پایا جاتا ہے کہ اردو تعلیم کے ذریعے مستقبل روشن نہیں ہوسکتا، حالانکہ یہ حقیقت کے برخلاف ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے بچوں کو مادری زبان میں تعلیم دیں یا کم از کم اردو کو بطور مضمون ضرور شامل کریں تاکہ نئی نسل اپنی زبان اور تہذیب سے جڑی رہے۔ انہوں نے کہا کہ جو اردو سے دور ہوتا ہے وہ دینی سرمایہ سے بھی دور ہوجاتا ہے کیونکہ دینی لٹریچر کا بڑا حصہ اردو میں موجود ہے اور مادری زبان میں جو اثر اور فہم پیدا ہوتا ہے وہ دوسری زبان میں ممکن نہیں۔ انہوں نے اساتذہ کو تاکید کی کہ وہ بچوں میں پائے جانے والے احساسِ کمتری کو ختم کریں اور انہیں اپنے اسلاف کی خدمات، ملک کی آزادی میں مسلمانوں اور علماء کے کردار اور ملک کے اولین وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی تعلیمی خدمات سے روشناس کرائیں تاکہ نئی نسل اپنی تاریخ پر فخر کرسکے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ اردو ٹی ای ٹی امتحانات کے لیے معیاری اردو مواد تیار کیا جارہا ہے کیونکہ کامیابی کا تناسب کم ہونے کے باعث اسامیاں ہونے کے باوجود اہل امیدوار دستیاب نہیں ہوپارہے ہیں۔ مقامی کانگریس رہنما مرلی دھر ہالپا نے کہا کہ دیگر ریاستوں کے مقابلے کرناٹک میں اردو اسکولوں کی تعداد زیادہ ہے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت پر دباؤ ڈالا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ خود مسلم افسر ایل کے عتیق کے شاگرد ہیں جنہوں نے بھی سرکاری اسکول سے تعلیم حاصل کی، اور انہوں نے مشورہ دیا کہ کامیاب مسلم افسران اور صنعت کاروں کو جلسوں میں مدعو کیا جائے تاکہ مسلم طلبہ ان جیسا بننے کا خواب دیکھ سکیں۔ معروف شاعر اور بین الاقوامی شہرت یافتہ ناظم مشاعرہ شفیق عابدی علی پوری نے اردو کو مظلوم زبان قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس پر سب سے زیادہ ظلم اپنوں نے کیا ہے، جبکہ بچوں کی تربیت میں والدین کو بھی اساتذہ کے ساتھ اپنا کردار ادا کرنا چاہیے ورنہ تعلیم یافتہ مگر بے شعور نسل تیار ہوگی۔ آئیٹا کے ریاستی نائب صدر ثناء اللہ شریف نے کہا کہ اساتذہ قوم وملت کے مستقبل کے امین ہیں اور والدین کے اعتماد کو ٹوٹنے نہیں دینا چاہیے۔ اس موقع پر ٹریژری افسر زکریا اللہ، اردو ای سی او مزمل پاشاہ، صنعت کار ہانی حسین، تحریک اردو ادب ٹمکورو کے صدر تاج الدین شریف، کے ایم ڈی سی کے ضلع منیجر محمد علیم اللہ، انجمن ترقی اردو ٹمکورو کے سکریٹری وصحافی عبدالحلیم منصور، افضل خان، محبوب پاشاہ، امین الدین مجاور اور دیگر اردو داں حضرات موجود تھے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد معروف نعت گو شاعر اور سابق چیئرمین کرناٹک اردو اکادمی مبین منور نے نعت شریف پیش کی اور ریاستی ترانہ پیش کیا گیا۔ تاج الدین شریف نے مہمانوں کا استقبال کیا، پہلے سیشن کی نظامت محمد فیروز نے اور دوسرے سیشن کی نظامت شاعرہ ثمینہ تاج نے انجام دی۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک جامع میمورنڈم مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں اردو اساتذہ اور اردو اسکولوں کے مسائل کو ریاستی حکومت تک پہنچانے اور ان کے حل کے لیے مؤثر اقدامات کی گزارش کی گئی۔ فاطمہ زہرا نے اردو زبان میں مطالبات پیش کیے۔ انہوں نے کہا کہ ان سفارشات میں اردو اساتذہ کی خالی آسامیوں کو پُر کرنے، خستہ حال عمارتوں کی مرمت اور نئی عمارتوں کی منظوری، سائنس لیب اور اسمارٹ کلاس جیسی جدید سہولیات کی فراہمی، بنیادی تعلیمی وسائل کی دستیابی، اردو نصابی کتب کی بروقت فراہمی اور اغلاط کی اصلاح، اردو اسکولوں کو دیگر میڈیم میں ضم نہ کرنے کی واضح پالیسی، اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت، مولانا آزاد ماڈل کی طرز پر سہولیات کی فراہمی اور اردو کو اولین زبان کا درجہ دینے جیسے اہم امور شامل ہیں۔ میمورنڈم میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ اردو اسکولوں کے انتظامی عہدوں پر اردو داں افراد کی تقرری کو یقینی بنایا جائے اور کرایہ دار اسکولوں کے لیے مستقل عمارتوں کا بندوبست کیا جائے۔ اس کانفرنس میں اردو ادب کے موضوعات پر تصویری نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جو اردو نواز احباب کی توجہ کا مرکز بنا رہا، جسے مہمانوں نے بھی خوب پسند کیا۔

گرینڈ مفتی ابوبکر احمد کی وزیر اعظم سے ملاقات

مسلمانوں کے اہم مسائل پر تبادلہ خیال، سماجی ہم آہنگی، فروغ تعلیم پر زور

کانتھا پورم:۔ ہندوستانی گرینڈ مفتی کانتھا پورم اے پی ابوبکر مسلیار نے نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ اس اہم ملاقات کے دوران مختلف سماجی انسانی تعلیمی اور ترقیاتی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ اقلیتی بہبود سے متعلق معاملات اور بین الاقوامی حالات

پر بھی گفتگو ہوئی۔ ملاقات میں ملک میں سماجی ہم آہنگی تعلیم کے فروغ اور فلاحی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق دونوں رہنماؤں نے موجودہ عالمی صورتحال اور اس کے اثرات پر بھی تفصیلی بات چیت کی۔ تمام طبقات کو ساتھ لے کر ترقی کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا اور اس بات کی اہمیت اجاگر کی گئی کہ معاشی پیش رفت کے ساتھ ساتھ خوشحالی کے اشاریے اور انسانی ترقی کو بھی مناسب ترجیح دی جائے۔ وسائل کی تقسیم آبادی کے تناسب اور علاقائی توازن کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنے کی ضرورت پر بھی توجہ دلائی گئی۔ وقف سے متعلق ایس آئی آر خدشات قدیم مساجد اور اسلامی ورثے کی تاریخی یادگاروں کے تحفظ اور آزاد نیشنل فیلوشپ سمیت اقلیتی تعلیمی فلاحی منصوبوں کی بحالی جیسے امور بھی زیر بحث آئے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ملپّورم سینٹر کی ترقی اور ملک کی اقلیتی برادری کے ساتھ مرکزی حکومت کے مؤثر رابطے کو بھی اہم قرار دیا گیا۔ اس ملاقات کے دوران ہزایمیننس نے وزیر اعظم کے ساتھ سماجی انسانی تعلیمی اور ترقیاتی امور کے وسیع دائرے پر بامعنی گفتگو کی۔ اقلیتی بہبود سے متعلق اہم مسائل اور بین الاقوامی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ شیخ ابوبکر احمد نے کیرالہ کے حالیہ دورے کے دوران مختلف طبقات سے حاصل ہونے والی تجاویز اور خدشات وزیر اعظم کے سامنے پیش کیے۔ یہ دورہ انسانیت کے عنوان کے تحت منعقد کیا گیا تھا۔ انہوں نے آنے والے مقدس مہینے رمضان المبارک کے حوالے سے اپنا پیغام اور تاثرات بھی پیش کیے۔ وزیر اعظم نے سمستہ کیرالا جمیعۃ العلماء اور جامعہ مرکز کی قیادت میں جاری تعلیمی اور سماجی فلاحی سرگرمیوں کو سراہا اور کہا کہ ایسی کاوشیں معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور عالمی سطح پر بھارت کے وقار میں اضافہ کرتی ہیں گفتگو میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ترقی کے عمل میں تمام طبقات کو شامل کیا جائے اور معاشی نمو کے ساتھ ساتھ خوشحالی اور انسانی ترقی کے اشاریوں کو بھی ترجیح دی جائے۔ آبادی کے تناسب اور علاقائی توازن کو مدنظر رکھتے ہوئے وسائل کی منصفانہ تقسیم کی اہمیت بھی اجاگر کی گئی۔ دیگر امور میں وقف اور ایس آئی آر سے متعلق خدشات قدیم مساجد اور اسلامی ورثے کی تاریخی یادگاروں کے تحفظ اقلیتی تعلیمی فلاحی منصوبوں بشمول مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کی بحالی بے قصور افراد کو انصاف کی فراہمی شمالی ہند کے اسلامی اداروں جیسے مبارکپور جامعہ اشرفیہ کو درپیش مسائل جنوبی ہند کے بڑے زیارتی مراکز کو جوڑنے کے لیے ٹرین خدمات کی تجاویز اور Aligarh Muslim University کے ملپّورم سینٹر کی ترقی جیسے موضوعات شامل تھے۔ ملک بھر کی اقلیتی برادریوں کے ساتھ مرکزی حکومت کے مؤثر اور قریبی رابطے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔ اس ملاقات میں سمستہ کیرالا جمیعۃ العلماء کے سکریٹری شیخ عبدالرحمن سقافی اور مرکز نالج سٹی کے مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد عبدالحقیم ازہری بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ گرینڈ مفتی کی قیادت میں بھارت میں جاری تعلیمی اور سماجی فلاحی سرگرمیاں نہایت مؤثر انداز میں انجام دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر بھارت کا وقار بلند کرنے کے لیے گرینڈ مفتی کی سماجی اور ثقافتی کاوشیں قابل تحسین ہیں اور حکومت ان سرگرمیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ گرینڈ مفتی کے ساتھ اس ملاقات میں سمست کیرالا جمیعۃ العلماء کے سکریٹری پیر ود عبدالرحمن سقافی اور ایس وائی ایس کے صدر ڈاکٹر محمد عبدالحق ازہری بھی شریک تھے۔

شمالی ہند میں وقت سے پہلی گرمی کی دستک: درجۂ حرارت ۳۵ ڈگری جا پہنچا

لکھنو پٹنہ:۔ اگر آپ آج صبح نیند سے بیدار ہوئے ہوں گے تو فضا میں وہ جانی پہچانی گلابی ٹھنڈ ضرور محسوس ہوئی ہوگی، لیکن کسی غلط فہمی میں نہ رہیں! فروری کا آدھا مہینہ گزرتے گزرتے شمالی بھارت کے موسم نے کروٹ بدل لی ہے۔ اب وہ دن گزر چکے جب آپ بھاری بھرکم جیکٹ پہن کر گھر سے نکلتے تھے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ الماری سے ہلکے کپڑے نکال لیں، کیونکہ سورج کے

تیور تیز ہوتے جا رہے ہیں۔ دہلی اور گروگرام میں آج کا دن ملا جلا رہنے کا امکان ہے۔ صبح کے وقت ہلکی دھند نے دستک دی ہے، جس کی وجہ سے سڑکوں پر رفتار کچھ سست رہ سکتی ہے۔ تاہم جیسے جیسے دن چڑھے گا، کھلی دھوپ پسینہ چھڑانے کے لیے تیار نظر آئے گی۔ دہلی میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت 27 ڈگری تک جا سکتا ہے، جبکہ گروگرام میں بھی پارہ اسی کے آس پاس رہنے کی توقع ہے۔ اطمینان کی بات یہ ہے کہ فضائی آلودگی (AQI) فی الحال 'درمیانی' درجے میں ہے، لیکن اس کے باوجود بزرگوں اور سانس کے مریضوں کو صبح کی سیر کے دوران احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ رات ہوتے ہوتے ہلکی خنکی واپس لوٹ آئے گی، اس لیے دن میں گرمی اور رات میں ٹھنڈ والا یہ بدلتا موسم صحت کے لیے کسی حد تک چیلنج بن سکتا ہے۔ اتر پردیش اور بہار کے میدانی علاقوں میں سردی نے جیسے رخصت ہونے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ لکھنؤ میں پارہ 30 ڈگری سے تجاوز کرنے کو بے تاب ہے۔ تاہم ماہرینِ موسمیات کے مطابق 17 اور 18 فروری کو ایک ہلکا مغربی سلسلۂ ہوائیں (ویسٹرن ڈسٹربنس) سرگرم ہوسکتا ہے، جس کے باعث آگرہ اور بندیل کھنڈ کے علاقوں میں بوندا باندی کا امکان ہے۔ بہار کی بات کریں تو پٹنہ سے لے کر گیا تک مغربی ہواؤں کی رفتار کم ہونے سے دھوپ اب چبھنے لگی ہے۔ اتوار کو کیمور میں درجۂ حرارت تقریباً 30 ڈگری تک پہنچ گیا، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ اس بار فروری توقع سے زیادہ گرم رہ سکتی ہے۔ راجستھان کے بارمیڑ میں پارہ 34 سے 35 ڈگری کو چھو رہا ہے، جو فروری کے اعتبار سے خاصا زیادہ ہے۔ دوسری جانب جھارکھنڈ میں بھی جمشید پور اور West Singhbhum جیسے اضلاع میں دوپہر کے وقت سویٹر پہننے کی ضرورت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ رانچی میں تیز دھوپ لوگوں کو پسینہ لا رہی ہے، اگرچہ پہاڑی علاقوں جیسے گملا میں راتیں اب بھی کسی حد تک ٹھنڈی ہیں۔ جہاں ایک طرف میدانی علاقے تپ رہے ہیں، وہیں پہاڑوں پر قدرت کا سلسلہ جاری ہے۔ 17 سے 19 فروری کے درمیان جموں وکشمیر، لداخ اور ہماچل پردیش، اور کے بالائی علاقوں میں ہلکی برفباری اور بارش کا امکان ہے۔ دوسری طرف جنوبی بھارت کے ساحلی علاقوں اور کونکن گوا میں اُمس بھری گرمی لوگوں کو پریشان کر سکتی ہے۔

ٹیپو سلطان، شیواجی مہاراج موازنہ، پونہ میں پرتشدد جھڑپ

بی جے پی کا کانگریس بھون کے باہر احتجاج تصادم میں تبدیل، پتھراؤ، کئی زخمی، پولس تعینات

پونہ:۔ مہاراشٹر میں سیاسی درجۂ حرارت اس وقت بڑھ گیا جب ریاستی کانگریس کے صدر ہرش وردھن سپکال نے میسور کے 18ویں صدی کے حکمراں ٹیپو سلطان اور مراٹھا سلطنت کے بانی چھترپتی شیواجی مہاراج کے مابین تقابلی بیان دیا۔ اس بیان کے خلاف بی جے پی کارکنوں نے پونے میں کانگریس بھون کے باہر شدید احتجاج کیا، جو دیکھتے ہی دیکھتے جھڑپ اور پتھراؤ میں بدل گیا۔ پولیس کے مطابق جھڑپ کے دوران کانگریس کے تین اور بی جے پی کے دو کارکن زخمی ہوئے، جبکہ بیچ بچاؤ میں دو پولیس اہلکاروں اور دو صحافیوں کو بھی چوٹیں آئیں۔ خوش قسمتی سے کسی کو سنگین زخم نہیں آئے۔ واقعہ کے بعد شیواجی نگر پولیس اسٹیشن میں دونوں جماعتوں کے کارکنوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ بی جے پی کی پونے شہر یونٹ کے صدر دھیرج گھاٹے نے سپکال کے خلاف پاروتی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کراتے ہوئے الزام لگایا کہ اس بیان سے ہندو برادری کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ پولیس نے بی این ایس کی دفعات 192، 196(1)، 196(2)، 352 اور 356(2) کے تحت کیس درج کیا ہے۔ ادھر پونے سٹی کانگریس کے صدر

اروند شندے نے کہا کہ بی جے پی عہدیداروں کے خلاف بھی شکایت درج کرادی گئی ہے اور میئر منجوشا ناگپورے، بی جے پی شہر صدر دھیرج گھاٹے، دشینت موہول سمیت دیگر کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ اس تنازع پر ردِعمل دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے سپکال کے بیان کو شرمناک اور قابلِ مذمت قرار دیا۔ دوسری جانب آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی نے ٹیپو سلطان کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ٹیپو کی انگوٹھی پر 'رام' لکھا تھا، جو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی علامت ہے۔ تنازع کی جڑ اس وقت مزید گہری ہوئی جب مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن میں نائب میئر شانِ ہند نہال احمد کے دفتر میں ٹیپو سلطان کی تصویر لگائی گئی، جس پر شیوسینا کے کونسلرز اور بعض ہندو تنظیموں نے اعتراض کیا۔ اسی پس منظر میں سپکال نے کہا تھا کہ جیسے چھترپتی شیواجی مہاراج نے 'سوراج' کا تصور پیش کیا، ویسے ہی ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے خلاف مزاحمت کی قیادت کی؛ اس لیے انہیں بہادری کی علامت کے طور پر شیواجی مہاراج کے ہم پلہ سمجھا جانا چاہیے۔ واقعہ کے بعد پونے میں کانگریس بھون کے اطراف بھاری پولیس نفری تعینات کردی گئی ہے اور حالات پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قانون ہاتھ میں لینے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

الیکشن کمیشن کا مغربی بنگال میں ایکشن، ۷ افسران معطل

کولکاتہ:۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا نے مغربی بنگال میں ووٹر لسٹ کی تیاری اور خصوصی گہری نظر ثانی (اسپیشل انٹینسیو ریویژن ایس آئی آر) کے دوران سنگین لاپروائی، فرائض سے غفلت

اور قانونی اختیارات کے غلط استعمال کے الزامات کے تحت سات افسران کو معطل کردیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے مغربی بنگال کے چیف سکریٹری کو ہدایت دی ہے کہ معطل افسران کے خلاف مناسب محکمانہ کارروائی عمل میں لائی جائے۔ الیکشن کمیشن نے واضح طور پر کہا ہے کہ ووٹر لسٹ سے متعلق کام نہایت حساس نوعیت کا ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی لاپروائی یا اختیارات کے ناجائز استعمال کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ کمیشن کے مطابق آئندہ بھی اس نوعیت کی کوتاہی سامنے آنے پر سخت کارروائی کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کی کارروائی کے تحت جن افسران کو معطل کیا گیا ہے، ان میں ڈاکٹر سیف الرحمان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (محکمہ زراعت) اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 56 شمشیر گنج اسمبلی حلقہ، ضلع مرشد آباد، نتیش داس ریونیو آفیسر، فرکہ اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 55 فرکہ اسمبلی حلقہ، ڈالیہ رائے چودھری ویمن ڈیولپمنٹ آفیسر، ماینا غڑی بلاک اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 16 ماینا غڑی اسمبلی حلقہ، شیخ مرشد عالم اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچر، سوتی بلاک اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 57 سوتی اسمبلی حلقہ، ستیہ جیت داس جوائنٹ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 139 کینگ ایسٹ اسمبلی حلقہ، جئے دیپ کنڈو فیلڈ ایگزیکٹو آفیسر اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 139 کینگ ایسٹ اسمبلی حلقہ، دیباشیش وشواس جوائنٹ بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسر، 229 دیبرا اسمبلی حلقہ شامل ہیں۔

شیوراتری پر اناؤ میں ہنومان کے بھیس میں عیدگاہ پر گدا لہرانے کا دعوی

مذہبی عمارت پر چڑھ کر نعرے بازی، ویڈیو وائرل، مذہبی ہم آہنگی بگاڑنے کا الزام

اناؤ۔ ۱۶/فروری: اتر پردیش کے ضلع اُناؤ کے مَوراواں علاقے سے متعلق ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے، جس میں دعویٰ کیا جارہا ہے کہ 15 فروری کو شیوراتری شوبھا یاترا کے دوران ہنومان کے بھیس میں ملبوس ایک شخص مبینہ طور پر عیدگاہ کی عمارت پر چڑھ گیا اور وہاں گدا لہراتے ہوئے نعرے بازی کی۔ یہ ویڈیو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابق ٹوئٹر) پر Muslim Spaces نامی صارف کی جانب سے پوسٹ کی گئی، جس میں الزام عائد کیا گیا کہ اس حرکت کے ذریعے جان بوجھ کر مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے اور سماجی ومذہبی ہم آہنگی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ وائرل ویڈیو میں ایک شخص کو

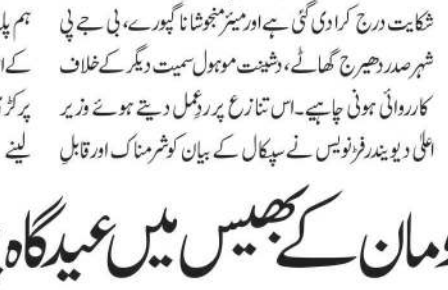

ہنومان کے لباس میں دیکھا جاسکتا ہے جو عیدگاہ کے مین گیٹ کی دیوار پر چڑھا ہوا ہے، جبکہ نیچے سڑک پر شوبھا یاترا اور عوامی نقل وحرکت نظر آتی ہے۔ ویڈیو کے ساتھ کیے گئے دعوے کے مطابق، یہ عمارت عیدگاہ بتائی جارہی ہے، تاہم ویڈیو کی لوکیشن اور عمارت کی سرکاری شناخت کی آزادانہ تصدیق نہیں ہوسکی۔ خبر لکھے جانے تک مقامی پولیس یا ضلع انتظامیہ کی جانب سے کسی مقدمے کے اندراج یا واقعے کی تصدیق/تردید سے متعلق کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا۔ چونکہ معاملہ فی الحال سوشل میڈیا دعوے پر مبنی ہے، اس لیے اس خبر کو حتمی واقعہ کے طور پر پیش نہیں کیا جارہا۔ ماضی میں متعدد مواقع پر پرانے، غلط سیاق وسباق یا جزوی ویڈیوز کو نئے واقعات کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس سے عوام میں اشتعال اور غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔

یوپی کے ۱۸ ضلعی عدالتوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی! لکھنؤ سیشن کورٹ میں ہائی الرٹ، پولیس اور انتظامیہ میں ہلچل

دہلی:۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ سمیت ریاست کی 18 ضلعی عدالتوں کو پیر کی صبح بم سے اڑانے کی دھمکی موصول ہوئی، جس کے بعد پولیس اور انتظامیہ میں ہلچل مچ گئی۔ لکھنؤ سیشن کورٹ کمپلیکس کو نشانہ بنانے والی یہ دھمکی ای میل کے ذریعے بھیجی گئی تھی۔ اطلاع ملتے ہی پولیس انتظامیہ مکمل طور پر الرٹ ہوگیا اور سکیورٹی کے سخت انتظامات کردیے گئے۔ لکھنؤ کے وزیر گنج تھانے کی پولیس، ڈاگ اسکواڈ اور بم ڈسپوزل اسکواڈ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ عدالت کے اندر اور باہر ہر کونے کی باریک بینی سے تلاشی لی جارہی ہے۔ تاحال کسی مشتبہ شے یا شخص کی نشاندہی نہیں ہوئی ہے، تاہم تفتیش اور چیکنگ کا عمل بدستور جاری ہے۔ دھمکی ملتے ہی عدالت کے احاطے کو سیل کردیا گیا۔ ڈاگ اسکواڈ اور بم ناکارہ بنانے والی ٹیموں نے عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ کیا۔ عدالت میں داخل ہونے اور باہر نکلنے والے ہر فرد کی سخت جانچ کی جارہی ہے۔ بیگز، سامان اور گاڑیوں کی بھی مکمل تلاشی لی جارہی ہے۔ سکیورٹی کے پیش نظر عدالت کے تمام داخلی وخارجی راستوں پر اضافی پولیس اہلکار تعینات کردیے گئے ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی جانچ میں کوئی مشتبہ شے برآمد نہیں ہوئی، قابل ذکر بات یہ ہے کہ معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جارہا ہے۔ دھمکی آمیز ای میل کے ماخذ اور اس کی صداقت کا پتہ لگانے کے لیے سائبر سیل کو سرگرم کردیا گیا ہے۔ متعلقہ ایجنسیوں کی جانب سے ای میل کے آئی پی ایڈریس اور دیگر تکنیکی پہلوؤں کی جانچ کی جارہی ہے تاکہ ملزم تک پہنچا جاسکے۔ حکام کا کہنا ہے کہ دھمکی کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے ہر ممکن زاویے سے تحقیقات کی جارہی ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل جمعہ کے روز بھی عدالت کے احاطے میں معمول کی چیکنگ کی گئی تھی، قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس وقت کسی قسم کی دھمکی سامنے نہیں آئی تھی۔ دھمکی کے بعد عدالت کے احاطے اور اطراف کے علاقوں میں خوف وہراس کا ماحول پایا جارہا ہے۔ وکلا، عدالتی عملہ اور عام شہری محتاط ہو گئے ہیں، جب کہ کئی افراد نے احتیاطاً عدالت کا رخ کرنے سے گریز کیا۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عدالت آنے سے قبل سکیورٹی ہدایات پر عمل کریں اور کسی بھی مشتبہ شے یا سرگرمی کی فوری اطلاع دیں۔

لینڈ فار جاب معاملہ: لالو رابڑی کو راحت، ذاتی پیشی سے رعایت

دہلی:۔ دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں لینڈ فار جاب گھوٹالہ معاملے میں لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی پیر کو پیش ہوئے۔ عدالت نے اس دوران لالو خاندان پر عائد تمام الزامات کے متعلق معلومات

فراہم کیں، جسے انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لالو خاندان نے کہا کہ وہ مقدمے کا سامنے کریں گے۔ حالانکہ صحت کی خرابی کی بنیاد پر عدالت نے انہیں ذاتی طور پر پیشی سے چھوٹ بھی دے دی ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ میں لالو پرساد یادو سے پوچھا گیا کہ کیا آپ الزامات کو قبول کرتے ہیں یا مقدمے کا سامنا کریں گے؟ انہوں نے الزامات کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے واضح لفظوں میں کہا کہ وہ مقدمہ لڑیں گے۔ واضح رہے کہ الزام طے کرتے وقت یہ ایک عمومی قانونی عمل ہے کہ جب عدالت باضابطہ طور پر الزامات کی تفصیل بتاتی ہے اور ملزمان سے اس بارے میں سوال کرتی ہے۔ راؤز ایونیو کورٹ نے لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کو ذاتی طور پر پیشی سے چھوٹ دے دی ہے، جب تک کہ ذاتی طور پر پیشی کا کوئی آرڈر نہ ہو۔ لالو پرساد یادو کی بیٹی اور رکن پارلیمنٹ میسا بھارتی نے کہا کہ عدالت نے ان کی عمر اور صحت کو دیکھتے ہوئے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ پیش ہونے کو کہا ہے۔ واضح رہے کہ سابق وزیر اعلی بہار رابڑی دیوی نے راؤز ایونیو کورٹ کے پرنسپل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے سامنے ایک عرضی دی تھی، جس میں ذاتی طور پر چھوٹ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس معاملے میں رابڑی دیوی جج وشال گوگنے پر جانبداری کا الزام عائد کرچکی ہیں، اس وقت انہوں نے جج کو تبدیل کرنے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔

RNI NO:KARURD/2012/42909,
Owner Naseema Banu, Editor and Printer: Mudasir Ahmed, Publisher Mohamed Liyakhat, Published at Aaj Ka Inqalab, Muslim Hostel Complex, 1st Floor, Sir M.V Road, Shimoga 577201,
Printed at Suddi Bharathi Publishers, Opp Kallur Mandli Industrial Area, Hihole Road, Shimoga-577202

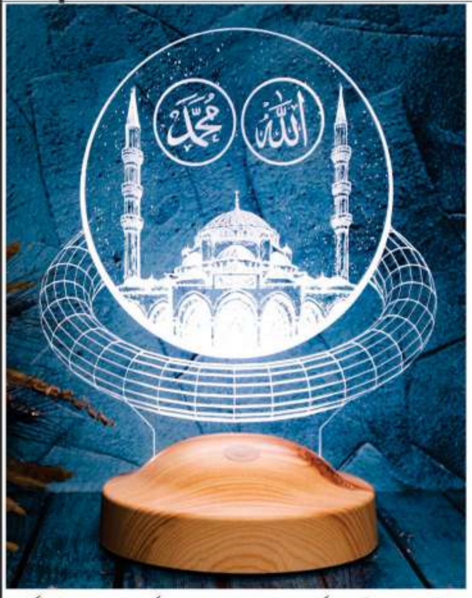

استقبالِ رمضان اور ہماری ذمہ داریاں

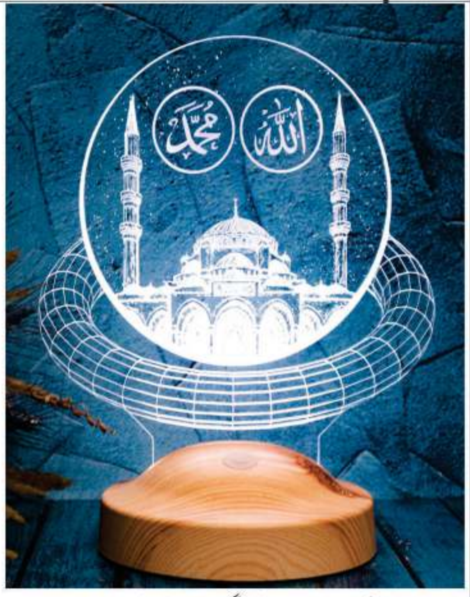

ٹھیک قمری گیارہ مہینوں کے گزرجانے کے بعد پوری آب وتاب کے ساتھ رحمت، مغفرت اور نجات کا سامان لئے ہوئے دنیا کے افق پر ماہِ رمضان المبارک جلوہ افروز ہونے جارہاہے، دنیا کے تمام مؤمنوں اور مسلمانوں کیلئے یہ ماہ مبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام واکرام ہے۔ امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم یہ ہیکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دنوں میں سے ایک دن سیّد الایام بنایا یعنی سات دنوں میں جمعہ کے دن کو اور دنوں کے مقابلے میں بڑی خصوصیت بخشی نمازِ جمعہ کو اس دن مخصوص شکل میں دوخطبوں کے ساتھ ادا کرنے کا حکم فرمایا، یوم الجمعہ کو مؤمنین کے حق میں یوم العید قرار دیا، یہاں تک کہ جمعہ کے دن جس بندۂ مؤمن کی وفات ہوجائے تو بندۂ مؤمن کی مغفرت کردی جاتی ہے، اس دن درودِ پاک کے پڑھنے کی بڑی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں وغیرہ وغیرہ، اسی طرح عیدین کو بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے حق میں بڑے انعام کی شکل میں عطا کیا ہے۔ ایسی طریقہ پر اللہ نے راتوں میں سے بعض راتوں کو اس امت کیلئے بڑے شرف و فضیلت، سراپا رحمت وسامانِ مغفرت کے طور پر عطا کیا ہے، جیسے شعبان کی پندرھویں رات جس کو ہم لیلۃ البراۃ یا شبِ برات کے نام سے یاد کرتے ہیں اور اس رات کی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، جس رات میں دنیا میں پیدا ہونے والے اور دنیا سے رخصت ہونے والوں کی فہرست تیار کی جاتی ہے، سال بھر کا رزق تمام بندوں کو تقسیم کردیا جاتا ہے خوشی وغمی کے فیصلے کئے جاتے ہیں، پھر دوسری رات شبِ قدر اس امت کو بڑی خصوصیت کے ساتھ عطا کی گئی ہے، یہ نزولِ قرآن کی رات ہے، اس رات میں جو فیصلے شبِ برات میں کئے گئے تھے اس شبِ قدر سے ان فیصلوں کو نافذ ولاگو کیا جاتا ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوکر اپنے بندوں سے کہتے ہیں کہ اے مؤمنو! مجھ سے جو مانگنا ہو مانگو، میں عطا کرنے کیلئے تیار ہوں، مغفرت طلب کرنا ہو، رزق کیلئے اور رزق میں برکت کیلئے درخواست کرنا ہو، صحت وعافیت مطلوب ہو تو اس کی درخواست بھی کرنا ہو تو اس رات میں کرلو یا اپنی زندگی طویل چاہتے ہو تو اس کی بھی میرے سامنے دعا کرو اور گڑگڑاؤ میں تمہارے ہر جائز مطالبے کو پورا کروں گا، اس شبِ قدر کی سب سے ممتاز وبے مثال خصوصیت یہ ہیکہ جس بندۂ مؤمن نے اس رات کو حاصل کرلیا اور خدا کے حضور سجدہ ریز رہا، خدا کی وحدانیت و ربّانیت کے گن گایا، تلاوتِ قرآن میں ساری رات منہمک رہا، نوافل واعمالِ سنن کو ادا کیا، ربّ کے حضور توبہ واستغفار اور خدا کی طرف رجعت و انابت کا اظہار خلوصِ دل سے کیا تو ایسے بندۂ مؤمن کی اس ایک رات کی عبادت کو ۸۳ سال کی مدت عبادت کرنے کے برابر اجر وثواب اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں، جبکہ آج کل ۸۳ برس عمر بھی مکمل نہیں ہوتی مگر شاذ ونادر کسی بندے کی عمر لمبی ہوجائے تو اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں اللہ نے اس ماہ رمضان کو ہمارے لئے بہت بہت مبارک ومقدس مہینے کے طور پر عطا کیا ہے یہ محض جناب رسول اکرم ﷺ کے صدقے وطفیل میں اس امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بے پایاں رحمتوں، فضیلتوں برکتوں اور سعادتوں کو مقدّر فرمادیا ہے، جتنا بھی ہم خدا کے حضور حمد وشکر بجالائیں کم ہی ہے۔ تو اس ماہ مبارک میں اللہ تعالیٰ ہر ایک عمل کے بدلے اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب میں اضافہ فرماتے ہیں، ہر فرض نماز ستّر نمازوں کے برابر کردی جاتی ہے، یعنی اس ماہ مبارک میں ایک بندۂ مؤمن فرض نماز ادا کرتا ہے تو وہ فرض نماز عام دنوں کے ستّر فرض نمازوں کو ادا کرنے کے برابر ہے اور اللہ تعالیٰ ستر نمازوں کا اجر عطا فرماتے ہیں، اسی طرح ہر نیکی کا اجر اضافے کے ساتھ اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں گے۔

قرآن اور ماہِ رمضان:۔

سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کی خصوصت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان المبارک کا وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا، الآیہ، قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب جو آسمانی کتابوں میں سب سے اہم اور خصوصی امتیاز کی حامل ہے، جسکی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے، دوسری آسمانی کتابیں جیسے زبور، تورات اور انجیل بھی ہیں مگر ان کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے نہیں لی، یہی وجہ ہیکہ آج یہ تینوں کتابیں اور دیگر آسمانی صحیفے جو دیگر انبیاء کرام پر نازل کئے گئے سب کے سب غیر محفوظ ہیں، صحیفے چھوٹی چھوٹی کتابوں کو کہا جاتا ہے اور آسمانی کتابیں جو مشہور ہیں وہ چار ہیں جو مشہور چار رسولوں پر نازل کی گئی ہیں، (1) زبور جو نبی اور رسول حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی (2) تورات جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی تھی، جو خدا کے پیغمبر اور رسول بھی تھے، (3) انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی جو خدا کے نبی اور رسول تھے، (4) قرآن کریم سب سے آخری نبی ورسول خاتم النبیین و امام النبیین حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطّلب پر نازل کی گئی، آسمانی ہزاروں صحیفوں کی طرح، زبور، تورات اور انجیل جو بڑی کتابیں شمار کی جاتی تھیں یہ بھی محفوظ نہ رہ سکیں۔ بس قرآن کریم آج بھی حرف بہ حرف، لفظ بہ لفظ مکمل محفوظ ہے، یہی وجہ ہیکہ آج قرآن کریم پر ایمان رکھنے اور اس کو آخری خدا کی محفوظ کتاب ہونے کا یقین رکھنے والوں کا دین محفوظ ہے، چونکہ قرآن قیامت تک محفوظ ہے تو قرآن پر ایمان رکھنے والوں کا دین بھی قیامت تک محفوظ رہیگا، اس لئے کہ جب اللہ نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ قیامت تک خود لیا ہے تو اس پر ایمان رکھنے والوں، اس قرآن کو اپنا بنیادی دستور تصور کرنے والوں، قرآن کریم کو اپنی ہدایت کا ذریعہ سمجھنے والوں اور قرآن کریم کو سامنے رکھ کر دنیا و آخرت کو بنانے والوں کو بھی قیامت تک اپنی حفاظت وضمانت کا پروانہ دے چکا ہے، دنیا کے دہریئے اور بے ایمان بھیڑیئے، صیہونی، صلیبی، یہودی، عیسائی اور شیطانی طاقتیں قرآن کریم کا اور قرآن کریم پر ایمان رکھنے والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتیں، یہ خود اپنی موت آپ مرجائیں گے، مگر قرآن اور مسلمان کو ذرّہ برابر نقصان نہیں پہنچاسکتے، تو آج اگر کوئی زبور کا ماننے والا، تورات اور انجیل کا متّبع یہ اعلان کرے کہ ہم اپنی کتاب پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں تو اس دعوت کو ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا، نہ ہی ان باطل مذاہب کا اعتبار کیا جائیگا اس کی وجہ یہ کہ ان کی کتابیں محفوظ نہیں ہیں تو ان کے مذاہب بھی ختم ہوگئے، ادھر قرآن کریم محفوظ ہے تو مذہبِ اسلام بھی محفوظ ہے اور اس مذہب کو ماننے والے مسلمان بھی تاقیامت محفوظ ہیں، تو آج صرف تبلیغ اسلام کی اجازت ہے دوسرے کسی بھی مذہب کی اجازت نہیں ہے، تو یہ خدا کی آخری کتاب خدا کے، آخری پیغمبر اور آخری رسول ﷺ پر نازل کی گئی، اس کتاب کو رمضان ہی میں آسمانِ دنیا پر نازل کیا گیا، رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرتے اور حضرت جبرئیل کو رسول اکرم ﷺ رمضان المبارک میں قرآن شریف سناتے اور حضرت جبرئیل رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم سناتے، یہ قرآن ہی کی خصوصیت اور ممتاز حیثیت ہیکہ جوں ہی ہلالِ رمضان المبارک نظر آیا چاند رات ہی کو نمازِ تراویح میں قرآن کریم کا آغاز کردیا جاتا ہے، حالانکہ رویت ہلالِ رمضان المبارک کے فوری بعد رمضان المبارک کا کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا دوسرے دن رمضان کی ابتدا ہوتی ہے، مگر قرآنِ کریم تو چاند کے دیکھنے کے بعد ہی تراویح میں شروع کردیا جاتا ہے، اتنی اہم مناسبت قرآن کریم کو ماہِ رمضان سے ہے۔

ماہِ مبارک میں دوسری عبادتیں

رمضان المبارک میں سب سے زیادہ قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرنی چاہئے حدیث میں ہیکہ قرآن شریف کے ہر ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، جیسے الم ہے یہ پورا ایک لفظ نہیں ہے بلکہ "الف" ایک لفظ "لام" ایک لفظ اور "میم" ایک لفظ ہے گویا ان تینوں الفاظ کے پڑھنے پر تیس نیکیاں مل گئیں، کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن پر کروڑوں نیکیاں اللہ تعالیٰ عنایت فرمائیں گے، امام احمد ابن حنبل کے حالات میں لکھا ہیکہ ہر تین دن میں قرآن کریم ختم کرتے، اس طرح ہمارے اسلاف واکابر قرآن کریم بکثرت تلاوت کرتے، اس ماہ مبارک میں جتنا موقع ملے قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے، رات میں تراویح باجماعت ادا کرنا چاہئے اگرچیکہ یہ نوافل میں سے ہے، اس میں قرآن کریم مکمل ختم کیا جاتا ہے اس طرح قیام رمضان کی راتوں میں کرنا چاہئے جس طرح دن میں صیام کیا جاتا ہے، دن میں روزے رکھنا فرض ہے جس طرح نماز، زکواۃ اور مالی فراوانی پر حج فرض ہے، رمضان کے روزے بھی ارکانِ اربعہ میں سے ایک رکن ہیں، یہ کوئی رسمی یا رواجی چیز نہیں کہ جی چاہا رکھ لیا یا ترک کردیا، خدا کے یہاں قیامت کے روز اس کا حساب دئے بغیر بندۂ مؤمن آگے بڑھ ہی نہیں سکتا، اس لئے آخرت میں آسانی اور خدا کے سوال سے بچنے اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن بنانے سے بچانے اور جنت کا مستحق بنائے جانے کے خیال کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے رمضان کے روزوں کی پابندی کریں، بہت سے مزدور قسم کے نوجوان یہ بہانہ کرتے ہیں کہ دن میں ہم مزدوری کرتے ہیں روزہ رکھ نہیں سکتے مگر یہ شریعت میں عذر قابلِ قبول ہرگز نہیں ہاں یہ تدبیر کی جاسکتی ہیکہ رمضان المبارک میں کام کم کیا جائے مثلاً غیر رمضان میں ۸ گھنٹے کام کیا جاتا ہے تو ایسے مزدور کو چاہئے کہ رمضان المبارک میں ۵ گھنٹے کام کرے، اس تدبیر سے روزے بھی رکھے جاسکتے ہیں اور اپنا کام بھی چلتا رہیگا مگر روزے ترک کرکے مزدوری کو اہم سمجھنا ایک مسلمان کا شیوہ ہرگز نہیں ہے، ہم تاریخِ اسلام کی سب سے پہلی جنگ، جنگ بدر پر نظر ڈالیں تو اس جنگ میں صحابۂ کرام کے پاس کھانے پینے کا سامان کچھ نہ تھا میدان بدر میں واقع پانی کا کنواں تھا مگر اس پر بھی کفار مکہ کا قبضہ ہوچکا تھا، ان تین سوتیرہ صحابہ کے لشکر کیلئے پینے کا پانی بھی میسّر نہ تھا اور اس اسلامی لشکر میں دونوں جہاں کے سردار، امام الانبیاء وسید الانبیاء ﷺ بھی جلوہ افروز ہیں مگر اس سخت عرب کی گرمی میں روزے کی حالت میں اس اسلامی لشکر نے بے مثال کامیابی حاصل کی اور کفارِ مکہ جن کی تعداد ہزار تھی تین سوتیرہ کے مقابلے میں ان کفارِ مکہ کی بری طرح ناکامی ہوئی، جبکہ اس لشکر اسلام کو پینے کا پانی تک موجود نہ تھا، کیا ہمارے مسلم نوجوانوں اور بلا عذر روزہ ترک کرنے والوں کیلئے یہ جنگ بدر کا واقعہ آئیڈیل اور نمونہ نہیں ہے؟ کیا آج ایک معمولی درجے کا مسلمان بھی ایسی تکلیف میں مبتلا ہے؟ جس طرح یہ اصحاب بدر تھے، ان حضرات نے تو روزے کی حالت میں جنگ کرکے اسلام کو روشن کیا اور کفر کا مونہہ کالا کیا تھا، اس ایک واقعے کو اپنے سامنے رکھ کر سوچیں کہ وہ حضرات کس طرح خدا ورسول اور اسلام کے شیدائی تھے اور ہمارا کیا حال ہے، اسی جنگ بدر کے لشکرِ اسلام کی بے سروسامنی کو حفیظ جالندھری نے پُراثر انداز سے بیان کیا ہے۔

اِدھر سے آرہی تھی اک جماعت حق پرستوں کی
بباطن روزہ داروں کی بظاہر فاقہ مستوں کی
نہ ان کے ساتھ خیمے تھے، نہ سامانِ رسد کوئی
نہ ان کی پشت پر تھا جز خدا، بہرِ مدد کوئی
نہ زرہیں تھیں، نہ ڈھالیں تھیں نہ خنجر تھے نہ شمشیریں
فقط خاموش تسکیں تھی، فقط پرجوش تکبیریں
کوئی ساماں نہیں تھا ایک ہی سامان تھا ان کا
خدا واحد نبی صادق ہے، یہ ایمان تھا ان کا

رمضان کی اہم عبادت آخری دس دنوں میں اعتکاف کی ادائیگی بھی ہے پورے دس دنوں کا اعتکاف ضروری ہے، سارے محلے میں ایک دو آدمی اعتکاف مسجد میں کرلیں تو سب کی طرف سے یہ کافی ہے، معتکف کی مثال ایک بھکاری کی طرح ہے کہ گویا معتکف خدا کے دربار میں اپنی مغفرت ونجات کی بھیک مانگتے ہوئے دس دن تک مسجد ہی میں پڑاؤ ڈال چکا کہ جب تک میری مغفرت اور نجات نہیں ہوگی تیرے دربار سے نہیں ہٹوں گا، رسول اللہ ﷺ نے بھی ہمیشہ طواف کیا ہے یہ بہت شرف وفضیلت والی عبادت ہے، مگر اس اعتکاف والی عبادت کیلئے دوسرے شہروں میں جانا پیروں اور مشائخ کی صحبت میں جاکر بھیڑ بھاڑ میں اپنے شناختی کارڈ دکھا کر ناموں کی انٹری کراکے اس اجتماعی اعتکاف میں شریک ہوکر اعتکاف ادا کرنا یہ بالکل درست نہیں ہے، یہ اعتکاف اسوۂ نبوی ﷺ اور صحابہؓ کرام کے نمونے سے ہم رشتہ ہرگز نہیں ہے چاہے اس اجتماعی اعتکاف کی تاویل اور حیلہ بازی جتنی چاہے کرلیں، شبِ قدر بھی اسی ماہ مبارک کا اہم امت مسلمہ کیلئے بہت بڑا تحفہ خداوندی ہے اور یہ رات رمضان المبارک کی طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں آتی ہے جسکی تعیین اٹھالی گئی ہے، یہ رات بے انتہا فضیلت والی ہے اس ایک رات میں بندۂ مؤمن نے بیدار ہوکر عبادت کرلیا تو اعلانِ خداوندی ہیکہ گویا اس بندۂ مؤمن نے ایک ہزار مہینے عبادت کی، اب ایک مہینے کی مدت تراسیؔ برس چار ماہ ہوتے ہیں، جبکہ ہماری عمریں اتنی نہیں ہوتیں، اگر کسی خوش نصیب کو اپنی عمر کے پچاس برس بھی شب قدر مل گئی تو ہزاروں برس گویا اس نے عبادت کرلی، اللہ تعالیٰ ہمیں بار بار یہ ماہ مبارک نصیب کرے، اس کی برکتیں، رحمتیں، سعادتیں اور مبارک ساعتیں بار بار مقدّر کرے اور اس ماہ مبارک ومقدس کی صحیح معنی میں ہمیں قدر کرنے کی توفیق بخشے، اس ماہ مبارک میں اپنے لئے اپنے مرحوموں کے لئے دعائیں کریں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کی بہبودی، کامیابی، کامرانی اور صحیح حکمرانی کی دعائیں بھی ضرور فرمائیں اور اس ناچیز راقم الحروف کے حق میں بھی دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی کی دعا فرمائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین۔

از:۔ محمد عطاء الرحمن القاسمی، کڈیکل، شیموگہ

رمضان المبارک کی حکمتیں اور فضائل

از:۔ حکیم عبدالرشید شاہد

جس طرح بعض موسموں کو بعض چیزوں سے مناسبت ہوتی ہے، جب وہ موسم آتا ہے تو ان چیزوں میں فراوانی نظر آتی ہے، اسی طرح رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی جود وسخا کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں اس کی جود وسخا بارش کی طرح برستی ہے۔ اس ماہِ مبارک میں انوار وتجلیات سایہ فگن ہوتی ہیں، رحمتوں اور برکتوں کی بارش ہوتی ہے، گناہ گاروں کے لیے اس میں سامانِ مغفرت ہے اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے نارِ جہنم کے مستحق بننے والوں کو آزادی کا پروانہ دیا جاتا ہے۔ اس ماہ میں ایمان وعمل کی بہار آتی ہے۔

گناہوں کی سیاہی سے زنگ آلود دلوں کی صفائی کا سامان کیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ "اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ، اے شر کے چاہنے والے! پیچھے ہٹ جا" کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ سرکش شیاطین قید کردیے جاتے ہیں۔ اس میں دن کو روزہ فرض کیا گیا تاکہ نفس امارہ کو اس کی خواہشات اور مرغوبات سے دور رکھ کر زیورِ تقویٰ سے آراستہ کیا جائے۔ اور رات کو قرآن کی تلاوت سے دلوں کو جلا دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس ماہِ مقدس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کس قدر بے پایاں ہوتی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور ایک فرض کا ستر فرضوں کے برابر ملتا ہے۔ اس مہینہ کو ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ قرار دیا گیا ہے کہ جب ایک شخص پورا دن بھوکا پیاسا رہتا ہے تو اسے ان فقراء اور مساکین کی حالت کا احساس ہوتا ہے جو نانِ شبینہ کے محتاج ہوتے ہیں اور کئی کئی دن فاقے میں گزارتے ہیں۔ ان کے لیے قدرتی طور پر اس کے دل میں ہمدردی پیدا ہوجاتی ہے۔

اس مہینہ کے پہلے حصہ کو رحمت، دوسرے کو مغفرت، اور آخری حصہ کو جہنم سے آزادی کا ذریعہ کہا گیا ہے۔ اس لیے ان تینوں حصوں میں اطاعت وعبادت سے اللہ کی رحمت ومغفرت اور جہنم سے آزادی کا پروانہ حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔ اور اس وعید سے بچنا چاہیے جس میں حضور اکرم ﷺ نے بددعا کی اور حضرت جبریل علیہ السلام نے اس پر آمین کہی کہ "ہلاک ہو وہ شخص جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی مغفرت نہ کرائے۔"

اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت و رہنمائی اور تزکیہ واصلاح کے لیے قرآن کریم کی صورت میں ایک نسخہ کیمیا امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام والتحیہ کو

عطا کیا۔ تاکہ اس کی رہنمائی میں یہ امت صراطِ مستقیم پر گامزن ہو اور اپنے اس مقصدِ زندگی کے حصول میں کامیاب وکامران ہو۔ قرآن کریم نے انسان کو اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا، چنانچہ اس نعمتِ عظمیٰ کی شکرگزاری کے لیے اس ماہ میں روزہ، تراویح اور اعتکاف کی اہم عبادتیں رکھی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ روزے کا مقصد بھی واضح کردیا گیا کہ بھوکا پیاسا رکھنا یا خواہشاتِ نفسانی سے روکنا مقصود نہیں، بلکہ اس کے ذریعے تقویٰ کے ساتھ متصف کرنا مقصود ہے۔

روزہ پورے سال کے ایک مہینے میں فرض کیا گیا ہے تاکہ معدہ اور مادہ کی شقاوت اور سختی دور ہو۔ کچھ دن مادیت پرستی میں تخفیف ہو اور نفس انسانی میں روحانیت اور ایمان کی اتنی مقدار شامل ہوجائے جس سے اس کی زندگی اعتدال پر آجائے۔ وہ نفس امارہ کا مقابلہ کرسکے اور رزق کی فراوانی کے باوجود بھوکا پیاسا رہ کر وہ لذت ونشان حاصل کرسکے جو انواع و اقسام کے لذیذ کھانوں سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسی چیز کو قرآن کریم "تقویٰ" سے تعبیر کرتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ" (البقرہ)

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: "روزے سے مقصود یہ ہے کہ انسانی خواہشات اور عادات کے شکنجہ سے نفس آزاد ہو، اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو، اور وہ اس کے ذریعے سے سعادتِ ابدی کے گوہرِ مقصود تک رسائی حاصل کرسکے۔ بھوک اور پیاس سے اس کی ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو، اور یہ بات یاد آئے کہ کتنے مسکین ہیں وہ لوگ جو نانِ شبینہ کے محتاج ہوتے ہیں۔ وہ شیطان کے راستوں کو تنگ کردے اور اعضا و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں دنیا وآخرت دونوں کا نقصان ہو۔"

دوسری جگہ لکھتے ہیں: "چونکہ دل کی اصلاح اور استقامت اللہ کی طرف چلنے اور جمعیتِ خاطر پر منحصر ہے، اور مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع پر اس کا مدار ہے۔ اس لیے پراگندہ خاطری اس کے حق میں سخت مضر ہے۔ کھانے پینے کی زیادہ مقدار، لوگوں سے میل جول، ضرورت سے زیادہ گفتگو، یہ تمام چیزیں جن سے دل منتشر ہوتا ہے اور جمعیتِ باطنی پر اثر پڑتا ہے، اور انسان اللہ تعالیٰ سے علیحدہ اور جدا ہوکر مختلف راستوں میں بھٹکنے لگتا ہے، ان باتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا تھا کہ اپنے بندوں پر روزہ فرض کرے اور اس کے ذریعے سے کھانوں کی زائد مقدار اور خواہشات کی زیادتی کا ازالہ ہوسکے۔ جس کی وجہ سے وصول الی اللہ سے محرومی ہوجاتی ہے، اور اس طرح وہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ فائدہ اٹھاسکے۔" (زادالمعاد)

خصوصی نوٹ:۔ روزنامہ آج کا انقلاب کے مضامین صفحات میں شائع ہونے والے مضامین، مراسلات و دیگر مضامین سے ادارہ کا کوئی واسطہ نہیں ہے، کیونکہ یہ مضمون نگار کی اپنی ذاتی رائے پر مشتمل ہے، لہٰذا اس تعلق سے ادارہ کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔

اپسٹین فائلز: کئی ملکوں میں سیاسی بحران، ہندوستان میں خاموشی

از:۔ سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد۔ 8099695186

امریکی محکمہ انصاف کی جانب سے جاری حالیہ دستاویزات نے جیفری اپسٹین کی موت سے متعلق جاری بحث کو دوبارہ تیز کردیا ہے جبکہ سوشل میڈیا پر مختلف قیاس آرائیاں بھی سامنے آنے لگی ہیں، نئی جاری ہونے والی فائلز میں صدا یافتہ فینانسر اور جنسی جرائم کے مجرم جیفری اپسٹن کی موت کے بعد کی تصاویر اور ایف بی آئی کی ایک تفصیلی رپورٹ شامل ہے، جس میں 10 اگست 2019 کو جیل میں پیش آنے والے واقعہ کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں، تصاویر میں اپیسٹین کی لاش اسٹیچر پر دکھائی گئی ہے اور گردن پر زخموں کے واضح نشانات بھی بتائے گئے ہیں، دستاویز کے مطابق ایک ناکام خودکشی کی کوشش کے بعد اپسٹین کو سخت نگرانی میں رکھا گیا تھا، تاہم ماہر نفسیات سے گفتگو میں انھوں نے مبینہ طور پر خودکشی میں عدم دلچسپی ظاہر کی تھی، فائلز میں جیل کے نظام کی بعض سنگین خامیوں کا بھی ذکر ہے، جن میں قیدی ساتھی کی منتقلی، گارڈز کی نگرانی میں کوتاہی اور واقعہ کی رات کیمروں کے خراب ہونے جیسے نکات شامل ہیں، ان دستاویزات کی اشاعت کے بعد انٹرنیٹ پر مختلف سازشی نظریات دوبارہ زیر بحث آگئے ہیں، کچھ صارفین نے مبینہ لاش کی تصاویر کو پرانی تصاویر سے ملا کر جسمانی خدوخال میں فرق کے دعوے کیے ہیں۔

امریکی قانون سازوں نے بدنام زمانہ فینانسر اور سزا یافتہ جنسی مجرم، جیفری اپسٹن کے اثاثوں سے حاصل کردہ ہزاروں صفحات پر مشتمل دستاویزات جاری کی ہیں، جس نے پوری دنیا میں ہلچل مچا رکھی ہے اور دنیا بھر کی سیاست میں ایک طوفان برپا ہے، ان دستاویزات میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ، سابق پاکستانی وزیراعظم اور کرکٹر عمران خان، ٹرمپ کے سابق مشیر سی ٹی او بینن، سابق شہزادہ اور بادشاہ چارلس کے بھائی اینڈریو، ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی، حکومت ہند کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری، امبانی، میڈیا، سیاست اور تفریح کی دنیا سے تعلق رکھنے والی دیگر اہم شخصیات کے نام شامل ہیں، جو اپسٹین کے وسیع روابط کی جھلک پیش کرتے ہیں، ٹرمپ کئی برسوں تک اپسٹین کے دوست رہے مگر ان کا کہنا ہے کہ دونوں میں تقریبا 2004 میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے، یعنی اپسٹن کی پہلی گرفتاری سے کئی سال پہلے ٹرمپ نے اپسٹین کے حوالے سے کسی بھی بدعملی میں شمولیت سے مستقل طور پر انکار کیا ہے، اپسٹن فائل سے مراد وہ عدالتی دستاویزات، گواہیاں، رپورٹس، ای میلز اور دیگر اہم شواہد ہیں، جو امریکی فینانسر جیفری اپسٹن کے کم عمر لڑکیوں کے جنسی استحصال، اسمگلنگ اور عالمی اشرافیہ کے ساتھ تعلقات پر مبنی ہیں، یہ وہ فائلز ہیں، جنہوں نے صرف ایک شخص نہیں بلکہ پوری عالمی طاقت اور اس کے اخلاقی وجود کو بے نقاب کردیا ہے۔ 1998 میں اپسٹن نے امریکن ورجن آئی لینڈز میں ایک نجی جزیرہ خریدا، جہاں اس نے ایک نیلے گنبد والی پرتعیش عمارت تعمیر کی، پورا جزیرہ سخت سیکورٹی کے حصار میں تھا، وہاں رسائی صرف اس کے ذاتی ہیلی کاپٹر یا نجی بحری جہاز کے ذریعے ہی ممکن تھی، یہی جزیرہ اس گھناؤنے جرائم کا اصل مرکز بن چکا تھا، جہاں کم عمر لڑکیوں کو لایا جاتا، ان پر ذہنی وجسمانی جبر کیا جاتا اور عالمی اشرافیہ کی ہوس کی آگ بجھائی جاتی تھی، اپسٹن اپنے نجی طیاروں کے ذریعے لڑکیوں کو گھروں، محلات اور جزیرے کے درمیان منتقل کرتا، جبکہ اس کے پاس موجود ویڈیوز، تصاویر، نوٹس اور ڈیجیٹل ریکارڈ اس کے پورے نیٹ ورک کو محفوظ رکھتے، بالآخر 2019 میں امریکی حکومت نے اسے بچوں کی اسمگلنگ اور جنسی استحصال کے الزامات میں گرفتار کرلیا، مگر چند ہی دنوں بعد وہ جیل میں مردہ پایا گیا، سرکاری موقف خودکشی کا تھا مگر دنیا کے بیشتر حلقے آج تک اسے ایک منظم قتل سمجھتے ہیں، تاکہ وہ زبان ہمیشہ کے لیے بند ہوجائے جو طاقت کے ایوانوں کا پول کھول سکتی تھی، ان فائلز کا کچھ حصہ سامنے آیا تو دنیا حیران نہیں بلکہ خوف زدہ ہوگئی، کیونکہ جو نام سامنے آئے وہ محض سیاسی لیڈروں یا سرمایہ داروں تک محدود نہیں تھے، بلکہ بادشاہوں، شہزادوں، حکمرانوں، پروفیسرز، سفارت کاروں، عالمی تنظیموں کے سربراہوں، ٹیکنالوجی کے شہنشاہوں اور میڈیا ٹائکونز تک پھیلے ہوئے تھے۔ اپسٹین سے متعلق خفیہ دستاویزات کے انکشاف نے دنیا بھر میں تہلکہ مچادیا ہے، امریکی محکمہ انصاف نے گزشتہ 30 جنوری کو تقریبا 30 لاکھ صفحات پر مشتمل دستاویزات جاری کی تھی، جس کے بعد دسیوں ممالک میں 15 سے زائد اعلی حکام کو مستعفی ہونے پر مجبور کردیا گیا ہے، 80 سے زیادہ طاقتور افراد زیر تفتیش ہیں، ان فائلوں میں سیاست دانوں، سفیروں، ارب پتیوں اور شاہی خاندانوں کے نام شامل ہیں۔ ای میلس، فلائٹ لاگز اور رابطے کے ریکارڈ میں 700 سے ایک ہزار باثر لوگوں کا ذکر ہے، بہت سے معاملات میں نابالغ لڑکیوں کے جنسی استحصال کے الزامات ہیں، ان دستاویزات میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ، سابق صدر بل کلنٹن اور ہیلری کلنٹن جیسے ہائی پروفائل نام مختلف حوالوں سے ظاہر ہوتے ہیں، اپسٹین کے انکشافات سے یورپ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور تقریبا 10 ممالک میں استعفوں کی لہر شروع ہو گئی ہے، برطانیہ میں سب سے زیادہ تین عہدے داروں نے استعفی دیا، سابق سفیر پیٹر مینڈیلسن، ایڈوائزر ایڈم پیری اور پی ایم کیئر اسٹارمر کے چیف آف اسٹاف مورگن میک سوینی، سلوواکیہ میں سابق وزیر خارجہ اور قومی سلامتی کے مشیر میروسلاف لیچک نے 300 سے زیادہ مجرمانہ ای میلز اور چیٹس کے انکشاف کے بعد استعفی دے دیا، سویڈن کی سینئر سفارت کار جوانا روبینسٹائن نے استعفی دے دیا، ناروے کی سفیر مونا جول، امریکی وزیر محنت الیکس اکوسٹا اور ایم آئی ٹی لیب کے سربراہ جوچی ایتو سمیت کئی لوگ مستعفی ہوگئے۔ معروف امریکی گلوکارہ شیریل کرو نے اپسٹین اسکینڈل تحقیقات سے متعلق دستاویزات کے اجرا کے بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے خلاف مواخذے اور ان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے، جس سے باثر شخصیات کے احتساب پر نئی بحث کا آغاز ہو گیا ہے، میڈیا رپورٹس کے مطابق انسٹا گرام اسٹوریز پر جاری بیان میں شیریل کرو نے کہا کہ اپسٹن فائل سے متعلق مختلف ممالک میں نامزد افراد کو نتائج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مگر امریکہ میں یا تو اس معاملے کو نظرانداز کیا جا رہا ہے یا اسے جھوٹ قرار دیا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر بااثر رہنماؤں کو بچوں کے استحصال سے متعلق الزامات پر جواب دہ نہ ٹھہرایا گیا تو یہ انصاف کے اصولوں کے منافی عمل ہوگا، معروف امریکی گلوکارہ نے کہا کہ ٹرمپ کے ساتھ ساتھ ہر وہ شخص خواہ وہ ڈیموکریٹ ہو یا ریپبلکن، امریکی ہو یا غیر ملکی جسے اس معاملے کا علم تھا اور اس نے خاموشی اختیار کی اسے بھی قانون کے کٹہرے میں لانا ضروری ہے۔

ادھر اپسٹین سے متعلق خفیہ فائلز کے انکشاف نے یورپ سمیت کئی ممالک کی حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے جس کے اثرات برطانیہ کی سیاست تک بھی پہنچے ہیں اور وہاں سیاست میں نیا بحران سامنے آگیا ہے، سابق سفیر پیٹر مینڈلسن کے اپسٹین سے روابط سامنے آنے پر تنازعہ شدت اختیار کر گیا، برطانوی وزیر اعظم کے استعفی کی قیاس آرائیاں تیز ہوگئی ہیں، سمجھا جارہا ہے کہ وہ کسی بھی وقت مستعفی ہوسکتے ہیں اور موجودہ وزیر داخلہ شبانہ محمود وزارت عظمی کے منصب پر فائز ہوسکتی ہیں، اگر ایسا ہوتا ہے تو شبانہ برطانوی وزیر اعظم بننے والی پہلی مسلم خاتون بننے کا اعزاز حاصل کریں گی، برطانوی میڈیا کے مطابق وزیر اعظم کے مشیر مورگن مک سوینی کے استعفی نے سیاسی دباؤ میں اضافہ کردیا ہے، حالانکہ برطانوی کابینہ کے بیشتر وزراء نے اسٹارمر کی حمایت کی ہے لیکن اسکاٹ لینڈ لیبر رہنما انس سرور نے قیادت تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے، شبانہ محمود اس وقت وزیر داخلہ ہیں، میڈیا رپورٹس میں کہا جارہا ہے کہ حالات بدلنے کی صورت میں وہ ملک کی پہلی مسلم وزیراعظم بن سکتی ہیں، برطانوی ایوانوں میں سیاسی دباؤ کی ایک بڑی وجہ امریکہ میں سامنے آنے والی اپیسٹن فائلز ہیں، ان فائلز میں پیٹر مینڈلسن کا نام آنے سے اسٹارمر پر دباؤ بڑھ گیا ہے اور لیبر پارٹی کے کئی اراکین پارلیمنٹ ان سے ناراض بتائے جارہے ہیں، لیبر پارٹی اس وقت ہاؤس آف کامن میں واضح اکثریت رکھتی ہے۔

وزیراعظم برطانیہ کیئر اسٹارمر موجودہ طور پر قیادت کے بحران کا شکار ہیں، ایسے میں شبانہ محمود کو ممکنہ جانشین اور برطانیہ کی پہلی مسلم وزیراعظم کے طور پر دیکھا جارہا ہے، زیر بحث ناموں میں سب سے نمایاں نام برطانوی ہوم سکریٹری شبانہ محمود کا ہے، جو نہ صرف اسٹارمر کی قریبی حلیف ہیں بلکہ ممکنہ طور پر برطانیہ کی پہلی مسلم وزیراعظم بھی بن سکتی ہیں، لیبر پارٹی کے اندرونی حلقوں میں شبانہ محمود کو ایک مضبوط اور سنجیدہ سنجیدلیڈر کے طور پر دیکھا جارہا ہے اگر وہ اس منصب تک پہنچتی ہیں تو یہ برطانوی سیاسی تاریخ کا ایک غیر معمولی اور تاریخی موقع ہوگا، شبانہ محمود پیشے کے اعتبار سے ایک وکیل اور لیبر پارٹی کی سینیئر رہنما ہیں وہ ایک اچھی مقرر، نظم وضبط کی حامل سیاستداں اور پارٹی کے دائیں بازو سے وابستہ سمجھی جاتی ہیں، انہیں طویل عرصے سے کیئر اسٹارمر کی قابل اعتماد ساتھی تصور کیا جاتا رہا ہے، شبانہ محمود 45 سالہ وکیل اور لیبر پارٹی کی مضبوط رہنما سمجھی جاتی ہیں، شبانہ محمود کا تعلق پاکستانی نژاد کشمیری خاندان سے ہے انھوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے قانون کی تعلیم حاصل کی اور بیرسٹر بنیں، 2010 میں پہلی بار پارلیمنٹ پہنچی اور پہلی مسلم خواتین اراکین میں شامل ہوئیں، شبانہ محمود کی پیدائش برمنگم میں ہوئی انھوں نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک کالج سے 2002 میں قانون کی تعلیم مکمل کی، جبکہ 2003 میں انس آف کورٹ اسکول آف لا سے بار ووکیشنل کورس مکمل کیا، بعد ازاں انہوں نے بطور بیرسٹر عملی وکالت بھی کی، 2025 میں انہیں وزیر داخلہ مقرر کیا گیا، امیگریشن کے معاملے میں ان کی پالیسیاں سخت رہی ہیں، انہوں نے مستقل رہائش کے قوانین مزید سخت کرنے کی حمایت کی ہے، شبانہ کے وزیراعظم بننے کے لیے اسٹارمر کا استعفی یا قیادت سے ہٹنا ضروری ہوگا، قیادت کے چیلنج کے لیے کم از کم 81 لیبر اراکین پارلیمنٹ کی حمایت درکار ہے، آنے والے دنوں میں یہ واضح ہوگا کہ شبانہ محمود اس موقع سے کس حد تک فائدہ اٹھاتی ہیں؟ برطانوی وزیراعظم کے اس وقت اپنی کارکردگی یا کسی ذاتی غلطی کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک سیاسی فیصلے کی وجہ سے شدید دباؤ کا شکار ہیں، جس نے ان کے سیاسی مستقبل پر سوالیہ نشان لگادیا ہے، اسٹارمر کا ایک متنازع فیصلہ ان سے وزارت عظمی چھن جانے کا باعث بن سکتا ہے، اور ان کی جگہ برطانوی تاریخ میں پہلی بار ایک خاتون مسلمان کو وزیراعظم بنائے جانے کا امکان ہے، یہ معاملہ معروف کاروباری شخصیت اور جنسی مجرم جیفری اپسٹین سے متعلق فائلوں کے دوبارہ منظر عام پر آنے اور اسٹارمر کی جانب سے پیٹر مینڈلسن کو لیبر پارٹی کے پاور اسٹرکچر میں واپس لانے سے جڑا ہے، مینڈلسن کو اپسٹین کے قریبی ساتھیوں میں شمار کیا جاتا رہا ہے، اگرچہ اسٹارمر یا مینڈلسن پر براہ راست کسی غلط کام کا الزام نہیں ہے لیکن سیاست میں عوامی تاثر اور وقت کی نزاکت بہت اہمیت رکھتی ہے، برطانیہ کے سیاسی حلقوں میں یہ بحث چھڑ گئی ہے کہ کیا اسٹارمر کے سیاسی فیصلے کی یہ چوک ان کی رخصتی کا سبب بن سکتی ہے اور کیا اس کے نتیجے میں ملک کو پہلی مسلمان خاتون وزیراعظم مل سکتی ہے؟ پیٹر مینڈلسن، لیبر پارٹی کے پرانے اور بااثر کھلاڑی سمجھے جاتے ہیں لیکن ان کا نام ایلیٹ نیٹ ورک اور بااثر شخصیات کے ساتھ جوڑا جاتا رہا ہے، اپسٹین طوفان کے دوبارہ اٹھنے سے برطانوی عوام میں اشرافیہ کے اثرو رسوخ کے خلاف غصہ پایا جاتا ہے اور ایسے میں اسٹارمر کا مینڈلسن پر بھروسہ کرنا بہت سے ارکان پارلیمنٹ کو ایک بڑی سیاسی غلطی لگ رہا ہے، لیبر پارٹی کے اندر یہ سوالات شدت سے اٹھ رہے ہیں کہ کیا وزیراعظم عوامی جذبات کو سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ گزشتہ روز پرنس اور پرنسس آف ویلز کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ میں اس بات کی توثیق کرسکتا ہوں کہ شہزادہ اور شہزادی اپسٹین کی جاری ہونے والی دستاویز میں ہونے والے انکشافات پر گہری تشویش میں مبتلا ہیں، ترجمان کے مطابق ان کی تمام تر ہمدردیاں اور توجہ متاثرین کے ساتھ ہیں، پرنس اینڈریو کے جنسی مجرم سے تعلقات کے باعث یہ معاملہ شاہی خاندان تک جا پہنچا ہے، واضح رہے کہ گزشتہ برس اکتوبر میں انڈریو سے شاہی اعزازات واپس لے لئے گئے تھے، اب اپسٹن فائلز کے جاری ہونے کے بعد انکے اپسٹن سے تعلقات بھی سامنے آئے ہیں، جسکے بعد وہ متعدد الزامات کی زد میں آچکے ہیں، شاہ چارلس کے بھائی پرنس اینڈریو پر لگے تازہ الزامات میں یہ دعوی بھی شامل ہے کہ انہوں نے برطانیہ کے تجارتی نمائندہ کے طور پر اپنے کردار کے دوران حساس معلومات اپنے متنازعہ دوست کے ساتھ شیئر کی، جبکہ ان پر اپیسٹین کی فراہم کردہ خواتین کے ساتھ جنسی تعلقات رکھنے کے الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں۔

دوسری طرف کمسن بچیوں سے زیادتی میں ملوث بدنام زمانہ امریکی جنسی مجرم جیفری اپیسٹین کی رازداں دوست گزلین میکسویل نے امریکی اراکین کانگریس سے کہا ہے کہ وہ صرف اسی صورت زبان کھولے گی، جب صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے معافی کا اعلان کیا جائے گا، ٹرمپ نے میکسویل کو معافی دینے کا واضح جواب نہیں دیا، میکسویل کو 2021 میں سزا سنائی گئی تھی، اس پر اپسٹین کے ساتھ مل کر جنسی مقاصد کے لیے کم عمر لڑکیوں کی انسانی اسمگلنگ کا جرم ثابت ہوگیا تھا، وہ اس وقت ٹیکساس کی جیل میں 20 سال کی سزا کاٹ رہی ہے، واضح رہے کہ جیفری اپسٹین کو 2008 میں کم عمر لڑکیوں کو جسم فروشی پر اکسانے کے جرم میں سزا سنائی گئی تھی، 2019 میں جیل میں مشتبہ حالت میں اس کی موت ہوگئی تھی، حکام نے اسے خودکشی قرار دیا تھا، تاہم بعض میڈیا گوشوں میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ کسی نے اسے ہلاک کردیا وہ اس وقت جنسی اسمگلنگ کے الزامات کا سامنا کررہا تھا۔ اپیسٹین سے منسلک تازہ امریکی دستاویزات میں متعدد بااثر اور معروف شخصیات کے نام سامنے آنے کے بعد دسیوں افراد کو اپنے عہدوں سے مستعفی ہونا پڑا، کئی افراد کو سرکاری تحقیقات اور عوامی سوالات کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے۔ دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک نے کہا ہے کہ جو بھی متاثرہ شخص جنسی مجرم جیفری کے بارے میں سچ بولے گا میں اس کی مدد کروں گا، مسک نے ایکس پر یہ اعلان کیا ہے کہ میں ہر اس متاثرہ شخص کے دفاع کی قانونی فیس ادا کروں گا جو جیفری اپسٹن کے بارے میں سچ بولے گا، انہوں نے یہ اعلان اس وقت کیا جب امریکی مبصر میٹ والس نے اپنی پوسٹ میں ایک ویڈیو شیئر کی، جس میں خواتین یہ دعوی کرتی نظر آئیں کہ جیفری اپسٹین اور اس کے ساتھیوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے، میٹ والس نے اپنی پوسٹ کے کیپشن میں لکھا کہ میں جعفری اپسٹن سے متعلق محکمہ انصاف کی جانب سے تمام فائلز کو جاری کرنے کی حمایت کرتا ہوں لیکن میرا سوال ہے کہ خواتین نے جیفری اپسٹین کے ساتھیوں کا عوامی سطح پر نام کیوں نہیں لیا، جن پر وہ زیادتی کرنے کے الزام لگا رہی ہیں، انہوں نے مزید لکھا کہ یہ خواتین کسی بھی وقت اپنے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں کا نام لے سکتی ہیں، میٹ والس نے یہ بھی لکھا کہ یہ خواتین معاشرے کے سب سے طاقتور عہدوں پر بیٹھے بچوں کے ساتھ زیادتی کرنے والوں کے نام جاننے کا دعوی کررہی ہیں لیکن ہمیں نام نہیں بتارہی ہیں کیونکہ شاید ان خاتون کو ڈر رہے کہ ایسا کرنے پر انہیں قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

بے لگام سوشیل میڈیا اور آج کا مسلمان

صحافت ایک معزز پیشہ ہے۔ حقیقی طور پر دیکھا جائے تو بدلتے دور اور بکھرتے سماج کے لئے صحافت سے بڑھ کر کوئی ستون نہیں ہوسکتا کیونکہ ہر قوم اور ہر ملک کی کامیابی میں وہاں کی صحافت کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ ویسے بھی یہ میدان ہی ایسا وسیع ہے کہ جس کی وسعتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ آج کسی کی زبان پر جیسے ہی لفظ میڈیا آئے تو ہمارا دھیان آج کا میڈیا، اس کے کردار، گفتار و رفتار و اس کے چال چلن پر چلا جائے گا۔ مجموعی اعتبار سے کہیں تو کم و بیش آج کا میڈیا کا مطلب ہی غلام یا غلامی کے اردو گرد ہی معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ غلامی حکومتوں کی بھی ہوسکتی ہے، کارپوریٹ دنیا کی بھی۔ مالداروں، ساہوکاروں یا ٹھیکیداروں کی بھی ہوسکتی ہے یا امیر اور ترقی یافتہ ممالک کی بھی۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ میڈیا کا آقا اہل مغرب ہے۔ اسرائیل نے ساری دنیا کو ایک طرح سے مٹھی میں قید کررکھا ہے۔ امریکہ سے لے کر یورپ، ایشیاء سے لے کر آسٹریلیا و آفریقہ تک اپنے قابو میں ہیں۔ موجودہ صحافتی نظام کو وہ ایسا کنٹرول کرتا ہے جیسے ہم رموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی چلاتے ہیں۔ اگر منصف سماعت سے پہلے ہی یہ طئے کرلے کہ کیا فیصلہ دینا ہے تو سماعت کا کیا مطلب؟ بالکل اسی طرح آج کے میڈیا کا حال ہے۔

آج کل اچھی صحافت کو دیکھنا ہو تو آنکھوں کو چشمہ لگانا ضرور پڑتا ہے۔ یہ صرف ان کے لئے نہیں جن کی بینائی کم ہو بلکہ ہر ایک کے لئے ہے کیونکہ آج صحافت نے اپنے اوپر جھوٹ کا لبادہ اوڑھ لیا ہے۔ ایسے میں سچ کی تلاش نہ صرف مشکل ہے بلکہ نا ممکن بھی ہے۔ کسی بھی ملک یا علاقے کی صحافت وہاں کا حافظہ ہوتی ہے وہاں کی تاریخ ہوتی ہے۔ تہذیب کا جیتا جاگتا ثبوت ہم صحافت سے دیکھ سکتے ہیں جہاں صحافت کے اصولوں سے ایک صحت مند سماج اور قوم کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے وہیں اسکے غلط استعمال کرنے سے انتشار، اختلاف اور بربادیوں کی عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔

عام میڈیا کے مقابل ایک نیا سسٹم:۔ سوشیل میڈیا کا وجود ہوا۔ پہلے پہلے تو یہ ٹھیک رہا لیکن آج کل سوشیل میڈیا کے مختلف پلاٹ فارم جیسے میسجس، یوٹوب، واٹس اپ، اسٹیٹس، فیس بک، ٹیوٹر، انسٹا گرام وغیرہ کے ذریعے صاف اور سچی خبریں ایک دوسری کو دی جانے لگی۔ لیکن اب جس گندگی کو اس میں بھر دیا گیا ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ دجال کی آمد اب بہت قریب ہے اور یہ اسی کے نظام کا نیٹ ورک ہے جو 5G,6G,7G,8G 12G۔ بس اب اس جی جی کو کیا کہیں ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب جی کا جنجال ہے۔

مسلمانوں میں جو عام خواہشات ہوتے ہیں ان میں اچھے سے اچھا کھانا، اچھے سے اچھا پہننا، اچھی گاڑیاں، اچھے گھر، جی بھر کر گھومنا، پھرنا، موج مستی کرنا، مہنگی سے مہنگی شادیاں، جنم دن کے تقاریب، منجملہ عیش و آرامی کا سامان سو برس تیار کر رکھے ہیں۔ یا یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ جملہ اصراف خرچ کے ساری کاپی رائٹ مسلمانوں نے فرض اولین میں شمار کرکے خود محفوظ کرلئے ہیں۔ مہنگے موبائیل، ٹی وی یا ایسی مشینری جس کو مغرب نے بنایا ہے اس کا کثرت سے استعمال ہم کرتے ہیں ایک طرح سے ہم اہل مغرب کے لئے ایک خوبصورت مارکٹ بنے ہوئے ہیں وہ ہمیں اس طرح اشاروں پر نچاتے جیسے کوریوگرافر ہیرو وہیروئن کو نچاتے ہیں۔ ہم اپنے موبائیل فون کا استعمال ہفتے کے 24/7 اور سال کے 365 دن ایسے کرتے ہیں جیسے ایک تندرست انسان سانس لیتا ہے۔ کیا گھر کیا دکان کیا اسکول کیا کالج کیا دفتر کیا بازار، کیا پارک، کیا شادی بیاہ کی تقریب کیا مسجد کیا سڑک کیا، کیا قبرستان، کیا باتھ روم دنیا کی ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں ہم موبائیل کا استعمال نہیں کرتے۔ کیا بچے کیا بوڑھے، کیا جوان، کیا لڑکیاں، کیا لڑکے، کیا بوڑھے، کیا مرد، کیا عورتیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو اللہ تعالی نے اسی لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ موبائیل فون کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔ شاید فرشتوں کو اتنا آرام کبھی نہیں ملا ہوگا کہ وہ یہ لکھتے لکھتے تھک گئے ہوں گے کہ یہ صرف موبائیل سے چپکے ہوئے ہیں جب دوسرے کوئی کام ہی نہیں کرتے ہیں تو تحریر کو کیا بدلنا ہے۔ اس لئے قلم کو خاموش کردیا ہوگا۔ جب ہمارا نامۂ اعمال دفتر خداوندی میں پیش کیا جائیگا تو ہمارے زیادہ تر اعمال موبائیل کے اردگرد ہی نظر آئینگے۔

موبائلزم، سلفزم اور اٹراکشن ہی ہماری زندگیوں کے مقاصد رہ گئے ہیں۔

خیر یہ تو رہی میڈیا، سوشیل میڈیا اور مسلمانوں کے حالات زار کی ایک تصویر۔ اب بات کریں گے کہ اس سوشیل میڈیا کا استعمال مسلمان کس طرح کررہے ہیں۔ اب کیا بتائیں مسلمانوں میں ویڈیوز بنانے کا بھوت ایسا سوار ہے کہ دنیا کو ہی ٹک ٹاک کی رِیل سمجھ بیٹھے ہیں۔ چھوٹے بڑے ویڈیوز بناتے بناتے ملت کا ایسا کچمر بنادئے ہیں کہ اب غیروں کی کیا ضرورت ملت کا بیڑا غرق کرنے کے لئے۔ اس میں ہمارے کیا بچے کیا لڑکے کیا لڑکیاں اللہ اللہ۔ ایسا لگتا ہے کہ مغربی تہذیب و تمدن کے اصل پیروکار یہی ہیں۔ ایسے ویڈیوز جو پہلے پہلے تو انفارمیشن کے ہوتے تھے چلو اس سے کچھ معلومات کو تیزی سے پھیلایا جاتا تھا اس سے بہت کچھ فائدہ ہو رہا تھا لیکن اب چند ایک سالوں سے۔ یوٹوبر، ویلاگرس کے نام پر ایسے ایسے ویڈیوز بنا کر عام کر رہے ہیں ان میں اکثر ایک طرح سے واہیات قسم کے، گندے، فرسودہ، بیکار، ناکارہ اور نکھے پن کا نمونہ ہوتے ہیں۔ جس میں گالی گلوچ، جھوٹ، پھکڑ بازی، جوتی پیضہ، گندے ورکیک الفاظ کا استعمال کرکے سماج میں گندگی پھیلانے کام کررہے ہیں۔ اب انسان، انسان نہیں یوٹوبر، ویلاگرس کے نام سے مشہور ہوتے جارہے ہیں۔ اب ان کے چاہنے والوں کو فالوورس کہتے ہیں۔ وہ بھی انہیں ایسے فالو کرتے ہیں جیسے کوئی پیاسہ کنویں کی تلاش میں نکل جاتا ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ اس موبائیل کے دور میں گھر کے افراد میں کئی دنوں سے بات بند رہتی ہے لیکن باہر فالوورس کی تعداد ہزاروں میں ہوتی ہے۔ گھر کو جہاں رحمت و برکت کا آشیانہ بنانا تھا وہاں ٹک ٹاک اور ویڈیوگرافی کا سنٹر بنا کر رکھ دئے ہیں۔ ناچ گانوں پر ڈھول ڈپہ کے ساتھ ویڈیوگرافی جس میں عریانیت کا ننگا ناچ ہو رہا ہوتا ہے۔ اب ایسے ویڈیوز کو دیکھ فالو کرکے یقینا سماج قوم وملت کی نسلیں اپنے مستقبل کو کیا خاک سنواریں گے۔

میدان محشر میں جب نفسی نفسی کا عالم ہوگا تب کتنے فالوورس آئیں گے ذرا اپنے محلے کی مسجد کے امام صاحب سے دریافت کرنا چاہئے۔

ایک طرح سے موبائیل ہمیں جہنم کی سیر کرارہے ہیں۔ یا ہماری زندگی کو ہی جہنم بنادیا ہے۔ آج کا ہر فرد خود کار صحافی یا فوٹو گرافر بن گیا ہے۔ ہر فرد سلفی لیتے لیتے سب سلفزم کی بیماری کے شکار ہوگئے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ سلفزم کے نئے کورس بنائے تاکہ سب مل کر سلفی لینے کے نئے، جدید اور ماڈرن طرز عمل سے استفادہ کرسکیں کہ کس خطرناک جگہ سے سلفی لے سکتے ہیں۔ اس کیلئے مارکس اور گریڈ ہونی چاہئے۔ کس پہاڑ سے کس فالس سے، کس سمندر کی لہروں سے، ندی یا جھیل کے کنارے سے سلفی لیں گے، سلفی لینے سے ہمیں کوئی نہیں روسکتا ہے۔ یقینا سلفی لینا تو ہمارا پیدائشی حق ہے اور اس کو حاصل کرکے ہی رہیں گے۔ اس کیلئے کیوں نہ ہمیں جان کی قربانی دینی پڑے۔ یہی آج کل ہمارا لائحہ عمل ہے۔

آج ہر ایک فلم اداکار یا اداکارہ بن گئے ہیں۔ ہر کسی کو اسکے ادا اور ہر فعل وعمل میں کوئی نہ کوئی ہیرو وہیروئن کی ادا دیکھنے کو مل جائے گی۔ ایسے لگتا ہے کہ ان میں ایک ساتھ کئی فلمی ہیرو وہیروئن کے کردار گھس گئے ہے اور اندر سے انہیں کے ڈائلاگ پیش کئے جارہے ہیں۔ ہماری خواتین جواب تک پاپردہ تھیں اب وہ بھی ویڈیوز بنانے میں ایسی مشغول ہوگئی ہیں کہ پتہ لگانا مشکل ہورہا ہے کہ کیا یہ واقعی مسلمان خواتین ہیں۔ جو پہلے ہمیشہ گھروں کے کاموں میں مصروف رہتی، بچوں کی پرورش میں گھر کو سنوارنے میں لگی رہتی تھیں۔ اب ریل بنا کر دنیا کو دکھانے کی خاطر پیش پیش ہیں۔ اپنے اپنے گھروں کو ریل بنانے کی فلم سٹی بنا کر رکھ دئے ہیں۔ پہلے تو بڑوں کا ڈر ماں باپ کا نانا نانی دادا دادی چچا، تایا غرض کہ ہر چھوٹے بڑے رشتوں کا ڈر تھا۔ سماج کے بندھنوں میں بندھی تھی۔ ایک بات کرنے کے لئے بھی کئی بار سوچ کر کرتیں۔ کم از کم خوف خدا ہوتا تھا۔ لیکن آج کل وہ ایسی آزاد پنچی کی طرح ہوگئی ہیں کہ انہیں اب یہ دنیا بھی چھوٹی لگنے لگی ہے پتہ نہیں مزید کتنے جہاں کی درکار ہے انہیں اپنے ویڈیوز بنانے کے لئے، پھیلانے کے لئے جتنے مداح اتنی شہرت جتنی شہرت اتنے کامیاب۔ اب اس کے لئے رنگ برنگے کپڑے، زیورات پہن کر اور بے انتہا میک اپ کر کے قسم ہا قسم کے ویڈیوز بنانے کے لئے ایسے سرگرم ہوجاتی ہیں جیسے اس کے بعد کسی ملک کی ملکہ ہونے کا انہیں پروانہ حاصل ہورہا ہو۔ یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد ایسا بھی لگتا ہے کہ ابلیس کی ٹریننگ کا اثر سب سے گہرا یہیں ہوا ہوگا۔ بعض تو تنہا بعض تو گروپ میں اور بعض تو میاں بیوی دونوں ویڈیوز بنانے میں ایسے مصروف ہیں کہ انہیں اب وقت کم پڑنے لگا ہے اپنے ویڈیوز بنانے کا کوٹہ پورا کرنے میں کیا دن کیا رات کیا شادی کیا فنکشن، کیا کھیت کیا باغ کیا گھر کیا دکان کیا سڑک اللہ اللہ زندگیوں کو ٹک ٹاک کا نمونہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

ایک طرح سے حرام اور حلام، جائز اور ناجائز کے فرق کو ختم کردیا ہے۔

ایسے لگتا ہے کہ سارا میدان سر پر اٹھالیا اس حرام کی کمائی کے پیچھے ایسے پڑے ہیں جیسے کئی دنوں کے بھوکے دسترخوان پر ٹوٹ پڑے ہوں۔ ان ویڈیوز میں اچھی اور معلومات کی باتیں کم بیکار، فرسودہ اور ناکارہ باتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ان سب اپنی ویڈیوز و دیگر اس طرح کی تمام کارگزاریوں کو بس ایک سی ڈی میں منتقل کرکے اپنے پاس بہ حفاظت محفوظ کرلیں تاکہ کوئی عمل چھوٹ نہ پائیں تاکہ آخرت میں جلد از جلد اس سی ڈی کو پیش کرسکیں تاکہ حساب میں آسانی ہو۔

اس وقت یوٹوبر کے نام پر قوم وملت کا جنازہ بڑے شوق وذوق سے نکال رہے ہیں۔ آڈیو ویڈیو ریل کے نام پر قوم وملت کی ایسی ریل نکال رہے ہیں جس سے صدیوں پرانی تہذیب وثقافت کی وراثت دفن ہورہی ہے۔ شاید ہندوستان میں مسلمانوں کی سلطنتیں ایسے ہی بے راہ وروی کا شکار ہوکر غفلت کی زندگیاں گزارنے سے گئی ہیں تاریخ اس کی گواہ ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ہم بھی وہی غلطیاں دہرا رہے ہیں جو پہلے والے کرکے گئے۔ سرسید نے تو آثار الصنادید لکھ کر ہمیں یاد دلایا کہ مسلمانوں کی کتنی عظیم تاریخ رہی شاید آنے والے دور میں بھی کوئی سرسید جیسی ایک ہستی جنم لے کر بتائے گی کہ قوم کی بربادی کے اصل وجوہات کیا تھے۔

ہر لمحہ ہر گھڑی آن لائن کی لڑائیاں بھی بہت مشہور ہورہی ہیں۔ جو آگے چل کر کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں جیسے بڑے بڑے واردات جھگڑے، فساد، تباہی، بربادی وقتل وغیرہ پر اختتام پر پہنچتے ہیں۔ آج کل ہمارے محلے غلط کاموں اور خون خرابہ سے پہچانے جانے لگے ہیں۔ ایسے میں ہمارے سنجیدہ وقوم کی فکر مند لوگ ایسے مست ہاتھی کی طرح ہیں کہ انہیں دنیا جہاں کی فکر ہی نہیں۔ ہمارے سماجی وفلاحی تنظیمیں ادارے انجمنیں پتہ نہیں کس طرح کی گہری نیند میں ہیں۔ مسلم سماج کا ایک طرح دیوالیہ نکل رہا ہے اور ہر ایک اپنے آپ میں گم ہیں۔ آج سوشیل میڈیا کے نام پر جو کچھ ہورہا ہے اس میں سوشیل یعنی سماج کے علاوہ سب کچھ ہے۔ اب کیا کہیں قوم وملت کی زبوں حالی کا

بربادی گلشن کی خاطر بس ایک ہی الو کافی تھا
ہر شاخ پہ الو بیٹھیں ہیں انجام گلستاں کیا ہوگا

از۔ڈاکٹر محمد نصر اللہ خان (شیموگہ) 9845916982

حماس کا خاتمہ، قیدیوں کی رہائی کے بعد غزہ جنگ بھی ختم ہو جائے گی: اسرائیلی وزیر دفاع

تل ابیب:۔ اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کی پٹی میں جاری اسرائیلی جنگ اپنے اختتامی مراحل کے قریب پہنچ چکی ہے۔ جاری بیان میں کاتز نے کہا کہ ہم اب غزہ میں آپریشن کے خاتمے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ یہ بیان ایران کے خلاف اسرائیل کی مختصر جنگ کے اختتام کے ایک ہفتے بعد سامنے آیا۔ کاتز نے ایک بار پھر اس تنازع میں اسرائیل کے مقاصد کی تصدیق کی، جن میں تمام قیدیوں کی رہائی اور حماس تنظیم کی شکست شامل ہے۔ ادھر اسرائیلی حکام نے اشارہ دیا ہے کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ اور قطری ثالثی اس بات کے حوالے سے پُرامید ہیں کہ کسی معاہدے تک پہنچا جا سکتا ہے، تاہم اسرائیل کو اب تک یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ اس امید کی بنیاد کیا ہے۔ یہ بات امریکی ویب سائٹ ایکسیوس نے بتائی ہے۔ اسی دوران اخبار اسرائیل ہیوم نے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا کہ گزشتہ روز ہونے والے کابینہ کے اجلاس میں متعدد وزرا نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ میں جنگ کے مقاصد ابھی حاصل نہیں ہوئے، اس لیے فوجی اور سیاسی دباؤ جاری رکھنا ضروری ہے۔ دوسری جانب، اجلاس میں اسرائیلی فوج کے سربراہ نے ایک جائزہ پیش کیا جس کے مطابق لڑائی اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے، جو آئندہ مرحلے سے متعلق اہم مباحثوں کی راہ ہموار کر رہی ہے اخبار نے بتایا کہ کابینہ کا ایک نیا اجلاس جمعرات کے روز ہوگا، جس میں غزہ میں جنگ کے راستے کے بارے میں حتمی فیصلے متوقع ہیں، جن میں زمینی اور سیاسی اقدامات شامل ہوں گے۔ اخبار نے مزید بتایا کہ سیاسی سطح پر یہ ارادہ ہے کہ حماس کے جنگجوؤں پر مکمل محاصرہ مسلط کیا جائے تا کہ وہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ غزہ ہیومینیٹرین فاؤنڈیشن کی نگرانی میں مزید امدادی مراکز قائم کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے تا کہ امداد کی تقسیم کا دائرہ وسیع کیا جا سکے۔ جہاں تک مذاکراتی راستے کا تعلق ہے، اخبار نے بتایا کہ غزہ میں فائر بندی کے لیے ایک عارضی معاہدے تک پہنچنے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ اس معاہدے کے تحت ممکن ہے کہ غزہ میں قید تقریباً نصف اسرائیلی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔

ادویات اور طبی ساز و سامان کی قلت، غزہ کے ہسپتال بند ہونے لگے

غزہ:۔ غزہ کی محصور پٹی میں ہسپتالوں کو شدید بحران کا سامنا ہے۔ غزہ کے فیلڈ ہسپتالوں کے ڈائریکٹر مروان الھمص نے ایک ہولناک خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ادویات اور طبی ضروریات کی سنگین قلت کے باعث مرکزی ہسپتالوں کا کام کسی بھی وقت بند ہو سکتا ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ امدادی مراکز سے آنے والے مریض نہایت تشویشناک حالت میں ہوتے ہیں۔ انتہائی نگہداشت کے تمام وارڈز مریضوں سے بھر چکے ہیں، اور مزید مریضوں کو سنبھالنے کی گنجائش باقی نہیں رہی۔ انہوں نے دردناک حقیقت کا انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ ہم مجبوری میں دواؤں اور دیگر طبی سامان کا استعمال انتہائی کفایت شعاری سے کر رہے ہیں۔ جو دوا یا سامان ایک مریض کے لیے درکار ہوتا ہے، ہم اسے دو یا تین مریضوں میں بانٹ رہے ہیں۔ یہ ایک ظالمانہ حقیقت ہے جو ہمیں روز جھیلنی پڑ رہی ہے۔ مروان الھمص نے متنبہ کیا کہ اگر یہی صورتحال جاری رہی تو خطرناک مرض گردن توڑ بخار علاقہ بھر میں پھیل جائے گا، جو خاص طور پر بچوں کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے قبل غزہ میں طبی امداد کے ڈائریکٹر محمد ابو عفش نے بھی خبردار کیا تھا کہ غزہ کا پورا صحت کا نظام زوال کا شکار ہو چکا ہے اور ہم اس شدید خدشے میں مبتلا ہیں کہ گمی شوکیہ بچوں میں تیزی سے پھیل سکتی ہے۔ یہ سنگین طبی بحران اس وقت مزید گہرا ہو گیا جب سے قابض اسرائیل نے 2 مارچ سے غزہ کی تمام گزرگاہوں کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ اس ظالمانہ اقدام کے نتیجے میں غزہ میں نہ کوئی دوا پہنچ رہی ہے، نہ خوراک، نہ پینے کا صاف پانی اور نہ ہی روزمرہ کے ضروری سامان۔ انسانی زندگی کو درکار تمام بنیادی اشیاء روک دی گئی ہیں۔ مزید برآں، قابض اسرائیل نے 18 مارچ سنہ 2025ء کو علی الصبح پوری غزہ پٹی پر ایک بار پھر اندھی اور وحشیانہ بمباری شروع کر دی، اور یوں وہ جنگ بندی کا معاہدہ بھی پامال کر دیا جو حماس اور فلسطینی مزاحمتی جماعتوں کے ساتھ امریکہ، مصر اور قطر کی مشترکہ ثالثی سے تقریباً 60 روز قبل طے پایا تھا۔ قابض اسرائیل کی اس بدعہدی نے نہ صرف سیاسی معاہدوں کی بے توقیری کی بلکہ فلسطینی عوام کے خلاف جاری اجتماعی سزا کو مزید سخت کر دیا ہے، جس کا خمیازہ معصوم بیمار، زخمی، بچے، بوڑھے اور خواتین بھگت رہے ہیں۔ غزہ کے ہسپتال جو کبھی زندگی کی امید تھے، اب موت سے زیادہ قریب محسوس ہوتے ہیں۔ جب ایک ڈاکٹر کے ہاتھ میں دوا نہیں، جب آکسیجن سلنڈر ختم ہو جائیں، جب زخموں سے چور جسم علاج کے بجائے صرف درد سہنے پر مجبور ہوں، تو یہ کوئی انسانی معاشرہ نہیں، بلکہ درندگی کا مظہر ہے۔

نتین یاہو فلسطینیوں کے خون پر دنیا کو بلیک میل کر رہا ہے: اسامہ حمدان

بیروت:۔ اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے سینئر رہنما اسامہ حمدان نے دوٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے مذاکرات کے میدان میں پچھلے چار ہفتوں سے کوئی سنجیدہ پیش رفت سامنے نہیں آئی۔ انہوں نے اس کی بڑی وجہ امریکہ کی مجرمانہ خاموشی اور واضح موقف سے گریز کو قرار دیا، جو قابض ریاست کے وزیراعظم مجرم نتین یاھو کے جنگی جنون کی پشت پناہی کے مترادف ہے۔ اسامہ حمدان نے ایک پریس بیان میں کہا کہ مجرم نتین یاھو ایران کے ساتھ کشیدگی کو ایک اندرونی سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے تا کہ قبل از وقت انتخابات کی راہ ہموار کی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ نتین یاھو فلسطینیوں کے خون کو سیاسی سودے بازی کا ذریعہ بنا رہا ہے اور دنیا کو ان لاشوں کی بنیاد پر بلیک میل کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حماس اب بھی اس بات کی خواہاں ہے کہ ایک ایسا معاہدہ سامنے آئے جو قابض اسرائیل کے جارحانہ حملوں کا خاتمہ کرے، تمام بارڈر کراسنگ کھولے اور فلسطینی عوام کو معمول کی زندگی کی جانب لے جائے۔ تاہم ساتھ ہی انہوں نے یہ واضح کیا کہ اگر قابض ریاست کا عدوان جاری رہا تو اس کا جواب بھی مزاحمت سے دیا جائے گا۔ اسامہ حمدان نے کہا کہ حماس کی جانب سے ایک مکمل، منصفانہ اور انسانی بنیادوں پر مبنی تجویز پیش کی جا چکی ہے جس کے ذریعے ایک پائیدار معاہدہ ممکن ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ فلسطینی قوم مکمل خود مختار ریاست کی مستحق ہے۔ انہوں نے امریکہ پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ امریکی انتظامیہ اس پوزیشن میں نہیں کہ وہ غیر جانبدار ثالث کا کردار ادا کرے، کیونکہ اس کا طرز عمل درحقیقت مجرم نتین یاھو کو اندرون ملک اور عالمی سطح پر بری الذمہ قرار دینے کی کوششوں کا حصہ ہے، حالانکہ وہ بین الاقوامی عدالت کے مطلوب افراد میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حماس اپنے عوام کی حفاظت اور اس قتل عام کے خاتمے کے لیے سنجیدہ ہے اور چاہتی ہے کہ دنیا ایک عملی اور مضبوط موقف کے ساتھ قابض ریاست کو لگام دے اور فلسطینی عوام کو انصاف دلائے۔ یاد رہے کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ پر جاری نسل کشی کا سلسلہ 7 اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری ہے، جو امریکہ کی مکمل پشت پناہی کے ساتھ جاری ہے۔ اس خونریز عدوان میں اب تک ایک لاکھ 90 ہزار کے قریب فلسطینی شہید و زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت خواتین اور بچوں کی ہے۔ گیارہ ہزار سے زائد افراد لاپتا ہیں، لاکھوں افراد در بدر ہو چکے ہیں اور قحط کی وجہ سے درجنوں بچوں سمیت بے شمار معصوم جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ فلسطینی قوم آج بھی اس درندگی اور سامراجی اتحاد کے خلاف اپنے خون سے تاریخ لکھ رہی ہے، لیکن عالمی ضمیر کی مجرمانہ خاموشی فلسطینیوں کی نسل کشی میں برابر کا شریک ہے۔

ہالینڈ میں غزہ کے شہید بچوں کی یاد میں ضمیر جھنجھوڑ دینے والا احتجاج

المیرے:۔ ہالینڈ کے شہر المیرے میں غزہ کے معصوم شہید بچوں کی یاد میں ایک منفرد اور پراثر احتجاج ریکارڈ کرایا گیا، جس میں ہزاروں بچوں کے جوتے سڑک پر رکھے گئے تا کہ عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا جا سکے۔ یہ احتجاج اسرائیلی بمباری سے شہید ہونے والے فلسطینی بچوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے کیا گیا۔ ٹاؤن اسکوائر پر منعقدہ اس پرامن مظاہرے میں شہریوں، انسانی حقوق کے کارکنوں اور فلاحی تنظیموں نے بھرپور شرکت کی۔ احتجاج کا منظر دیکھنے والوں کے لیے انتہائی جذباتی اور دردناک تھا، جہاں زمین پر بکھرے معصوم بچوں کے جوتے عالمی خاموشی پر سوالیہ نشان بنے نظر آئے۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں۔ گزشتہ برس بھی نیدرلینڈز کے شہر روٹرڈیم میں ایسے ہی ایک مظاہرے کے دوران 8 ہزار بچوں کے جوتے رکھ کر اسرائیلی مظالم کے خلاف پرزور احتجاج کیا گیا تھا۔ یاد رہے کہ یونیسیف کی تازہ رپورٹ کے مطابق 7 اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ میں 50 ہزار سے زائد بچے شہید یا زخمی ہو چکے ہیں۔ مجموعی طور پر اسرائیلی حملوں میں 56 ہزار سے زائد فلسطینی شہید جبکہ ایک لاکھ سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے بارہا خبردار کر چکے ہیں کہ غزہ اس وقت شدید قحط، پانی اور طبی امداد کی قلت جیسے خطرناک انسانی بحران کا شکار ہے۔

ایرانی وزیرِ خارجہ نے امریکہ-ایران جوہری مذاکرات کی جلد بحالی کا امکان مسترد کر دیا

تہران:۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے پیر کو امریکہ کے ساتھ مذاکرات کی جلد بحالی مسترد کرتے ہوئے کہا کہ تہران کو پہلے اس بات کی یقین دہانی چاہیے کہ اس پر دوبارہ حملہ نہیں ہو گا۔ سی بی ایس ایوننگ نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے تبصروں کے بارے میں عراقچی سے سوال کیا گیا۔ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ جوہری مذاکرات اس ہفتے کے اوائل میں دوبارہ شروع ہونے کا امکان ظاہر کیا تھا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ مجھے نہیں لگتا کہ مذاکرات اتنی جلدی دوبارہ شروع ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مذاکرات میں دوبارہ شمولیت کا فیصلہ کرنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنانا ہو گا کہ امریکہ مذاکرات کے دوران ہمیں فوجی حملے میں نشانہ نہیں بنائے گا۔ میرے خیال میں ان تمام باتوں کے پیشِ نظر ہمیں ابھی مزید وقت درکار ہے حالانکہ سفارت کاری کے دروازے کبھی بند نہیں ہوں گے۔ عراقچی سے اقوامِ متحدہ کے جوہری نگراں ادارے آئی اے ای اے کے سربراہ کے اس جائزے سے متعلق بھی سوال کیا گیا جنہوں نے کہا تھا کہ ایران ممکنہ طور پر چند مہینوں میں افزودہ یورینیم تیار کرنا شروع کر دے گا۔ عراقچی نے کہا کہ بمباری کر کے افزودگی کی ٹیکنالوجی اور سائنس کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو ہم ذمہ دار ہیں اور اس صنعت میں دوبارہ ترقی کرنے کے لیے ہماری یہ خواہش موجود ہے۔ ہم تیزی سے نقصانات کو درست اور ضائع شدہ وقت پورا کر سکیں گے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا، ہم نے اس 12 روزہ مسلط کردہ جنگ کے دوران دکھایا اور ثابت کیا کہ ہم اپنے دفاع کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ہم اپنا دفاع کرتے رہیں گے، اگر ہمارے خلاف کوئی جارحیت کی گئی۔ ٹرمپ نے پیر کو کہا، ہم ایران کو کوئی پیشکش نہیں کر رہے اور نہ ہی مذاکرات میں شامل ہو رہے ہیں کیونکہ ملک کی جوہری تنصیبات مکمل طور پر ختم کر دی گئی ہیں۔ ٹرمپ نے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر لکھا کہ میں ایران کو اوباما کے برعکس کچھ بھی پیش نہیں کر رہا۔ اور نہ ہی میں ان سے بات کر رہا ہوں کیونکہ ہم نے ان کی جوہری تنصیبات مکمل طور پر ختم کر دی ہیں۔ امریکہ اور ایران تہران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات کر رہے تھے جب اسرائیل نے ایرانی جوہری مقامات اور فوجی ڈھانچے کو نشانہ بنایا۔ امریکہ نے 21 جون کو تین جوہری مقامات فردو، نطنز اور اصفہان پر بمباری کی۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ ایران کا جوہری پروگرام جوہری بم بنانے کے قریب ہے جب کہ تہران نے کہا ہے کہ یہ پرامن مقاصد کے لیے ہے۔ ایران کے پاس موجود افزودہ یورینیم نظریاتی طور پر نو سے زیادہ جوہری بم بنانے کے لیے کافی ہوگا۔

امریکہ نے شام پر عائد 518 افراد و اداروں پر سے پابندیاں ہٹا لیں

دمشق:۔ امریکہ نے شام پر عائد اپنی اقتصادی پابندیوں کی فہرست سے 518 افراد اور اداروں کے نام خارج کر دیے ہیں۔ ان افراد اور اداروں کو شام کی تعمیر نو، سماجی ڈھانچے کی بحالی اور حکومتی امور میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اعلان امریکی محکمہ خزانہ کی جانب سے پیر کے روز ایک بیان میں کیا گیا، جو اس صدارتی حکم نامے کے بعد سامنے آیا ہے جس پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے دستخط کیے۔ اس حکم نامے کے تحت شام پر عائد کئی سابقہ پابندیوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ محکمہ خزانہ کے بیان میں وضاحت کی گئی کہ اگرچہ کچھ پابندیاں ختم کی گئی ہیں، تاہم ان افراد اور اداروں پر عائد نئی پابندیاں برقرار ہیں جو معزول شامی صدر بشار الاسد اور اس کے حامیوں سے وابستہ ہیں۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا کہ امریکہ نے شام کے موجودہ نظام اور دیگر ایسی قوتوں کے خلاف تازہ پابندیاں عائد کر دی ہیں جو خطے میں بدامنی اور عدم استحکام کا باعث بن رہی ہیں۔ بیان کے مطابق، امریکہ کی نئی پابندیوں کا دائرہ کار ان افراد و اداروں تک بڑھا دیا گیا ہے جو بشار الاسد کے جرائم اور عوام پر ظلم وستم میں شریک رہے ہیں۔ یاد رہے کہ شام میں بشار الاسد کے ظالمانہ طرز حکومت کے خلاف جب سے عوامی بغاوت شروع ہوئی ہے، سنہ 2011ء سے امریکہ، یورپی یونین اور دیگر ممالک نے شام پر سخت اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔ ان پابندیوں میں اثاثے منجمد کرنا، مالی لین دین پر پابندی، ٹیکنالوجی کی فراہمی روکنا اور حکومتی اداروں کے ساتھ تمام قسم کے تعلقات منقطع کرنا شامل تھا۔ قابل افسوس امر یہ ہے کہ قابض اسرائیل کی سرپرستی میں قائم عالمی سامراجی قوتیں مشرق وسطیٰ میں اپنی مداخلت کو برقرار رکھنے کے لیے کبھی شام، کبھی عراق، اور ہمیشہ فلسطین کو نشانہ بناتی ہیں۔ شام پر یہ نرم گوشہ اختیار کرنا دراصل امریکہ کی دوغلی پالیسی کا عکاس ہے جو ایک جانب فلسطین میں قابض اسرائیل کی نسل کشی پر خاموش ہے، تو دوسری جانب شام جیسے ممالک میں مفادات کی بنیاد پر پالیسیاں بدلتا ہے۔

ایرانی ہیکرز امریکی کمپنیوں کو نشانہ بنا سکتے ہیں: امریکی انتباہ

نیویارک:۔ امریکہ کی طرف سے اپنی کمپنیوں کو خبردار کر دیا گیا ہے کہ ایرانی ہیکرز ممکنہ طور پر امریکی کمپنیوں کو نقصان پہنچانے کے لیے سائبر حملوں کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ امریکی انتباہ میں کہا گیا ہے کہ کمپنیوں کے انفراسٹرکچر کے آپریٹرز کے علاوہ دفاعی امور سے متعلق کمپنیاں بھی بطور خاص ایرانی ہیکرز کے نشانے پر آسکتی ہیں۔ امریکی انتظامیہ نے اپنی کمپنیوں کو محتاط رہنے کے لیے یہ انتباہ پیر کے روز جاری کیا ہے۔ امریکی سیکیورٹی سے متعلق اداروں ایف بی آئی، نیشنل سیکیورٹی ایجنسی، ڈیپارٹمنٹ آف ڈیفنس سائبر کرائم سینٹ اور ہوم لینڈ سیکیورٹی' کے شہری سائبر سیکیورٹی ڈیفنس ونگ نے اس ایڈوائزری کے ساتھ جاری کردہ بیان میں اگرچہ اپنے شہریوں اور کمپنی مالکان کو تسلی دیتے ہوئے کہا ہے ابھی تک ایران سے جڑے ایسے حملہ آوروں کی سائبر مہم شروع ہونے کے کوئی اشارے نہیں ملے ہیں لیکن پھر بھی خود کو ان ممکنہ حملوں سے محفوظ بنانے کے اقدامات کریں۔ امریکی سیکیورٹی اداروں کے اس مشترکہ انتباہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایران کے ساتھ اعلان شدہ جنگ بندی اور مستقل حل کے لیے جاری مذاکرات کے باوجود ایرانی سائبر ایکٹرز اور ہیکر نقصان دہ سائبر حملے کر سکتے ہیں۔ یاد رہے اسرائیل اور امریکہ میں سائبر سیکیورٹی کے محققین اور سائبر محافظین نے 13 جون سے اب تک ایسی مشکوک ایرانی سائبر سرگرمیاں بہت کم دیکھی ہیں۔ اگرچہ خطرہ تھا کہ 13 جون سے شروع کی گئی اس جنگ کے دوران یا ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکی و اسرائیلی حملوں کے بعد ایسے جوابی حملے ہو سکتے ہیں۔ اس لیے امریکی سیکیورٹی اداروں نے پیر کے روز سبھوں کو خبردار کیا ہے کہ کہا کہ ایرانی ریاست کے زیر اہتمام ہیکرز نسبتاً غیر محفوظ اور پرانے سافٹ ویئرز کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے حملے کر سکتے ہیں۔ ان میں انٹرنیٹ سے منسلک اکاؤنٹس اور ڈیوائسز کو زیادہ مشکلات آسکتی ہیں۔ نیز 'رینسم ویئر آپریٹرز' کے ساتھ مل کر خفیہ معلومات کو غائب کرنے، چوری کرنے اور افشا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ تعداد میں قیدیوں کا تبادلہ: کوریا جنگ میں انسانیت کی مثال

دوسری جنگِ عظیم کے اختتام پر جب جاپانی قبضے سے آزاد ہونے والی کورین جزیرہ نما تقسیم ہوئی تو شمال میں سوویت اور چینی حمایت یافتہ کوریا کی جمہوری عوامی جمہوریہ (شمالی کوریا) جبکہ جنوب میں امریکہ اور مغربی اتحادیوں کی پشت پناہی سے جمہوریہ کوریا (جنوبی کوریا) کا قیام عمل میں آیا۔ پچیس جون 1950ء کو شمالی کوریا نے اپنی فوجی برتری کے بل پر جنوبی کوریا پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں کوریا کی جنگ چھڑ گئی۔ اس تنازعے میں بعد ازاں امریکہ، اس کے اتحادی اور چین بھی شامل ہو گئے۔ جنگ کے آغاز ہی سے جنگی قیدیوں کا معاملہ نہایت اہمیت اختیار کر گیا اور مختلف فریقوں کے درمیان بیمار اور زخمی قیدیوں کی واپسی کے لیے سفارتی رابطے شروع ہو گئے۔ اپریل 1951ء میں اقوام متحدہ کی افواج جن میں امریکی اور ان کے اتحادی شامل تھے نے شمالی کوریا اور چین کے ساتھ محدود پیمانے پر قیدیوں کا تبادلہ شروع کیا۔ ان ابتدائی تبادلوں میں اقوام متحدہ کی افواج نے تقریباً 5194 شمالی کوریائی فوجیوں، 1030 چینی رضا کاروں اور درجنوں شہریوں کو واپس کیا۔ اس کے بدلے شمالی کوریا اور چین نے 684 جنگی قیدیوں کو رہا کیا جن میں 149 امریکی فوجی بھی شامل تھے۔ ان کامیاب ابتدائی تبادلوں کے بعد فریقین ایک بڑے پیمانے پر تبادلے پر متفق ہوئے تا کہ تمام قیدی اپنے وطن لوٹ سکیں۔ شمالی کوریا کے جنگی قیدی کی تصویر جو شمالی کوریا سے منحرف ہو گیا تھا۔ شمالی کوریا کے جنگی قیدی کی تصویر جو شمالی کوریا سے منحرف ہو گیا تھا۔ مارچ 1953 میں بین الاقوامی افواج کے سربراہ جنرل مارک کلارک نے قیدیوں کی واپسی کی اہمیت پر زور دیا۔ اس پر شمالی کوریا نے جنیوا معاہدے کا احترام کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر قیدیوں کے تبادلے کی حمایت کا اعلان کیا، اور چین نے بھی اس موقف کی تائید کی۔ اپریل 1953ء سے امریکہ اور شمالی کوریا نے براہ راست مذاکرات شروع کیے۔ ابتدائی معاہدے کے تحت امریکہ نے 100 اقوام متحدہ کے قیدیوں کے بدلے میں شمالی کوریا کے 500 قیدیوں کو مرحلہ وار رہا کرنے کی پیش کش کی۔ بعد میں دونوں جانب سے قیدیوں کی فہرستیں جاری کی گئیں جن میں ان کی قومیت، شناخت، صحت اور بیماریوں کی تفصیل درج تھی۔ اگست سے دسمبر 1953ء کے درمیان دنیا کی تاریخ کی سب سے بڑی قیدیوں کی واپسی کا عمل مکمل ہوا۔ اقوام متحدہ کی افواج نے 75823 کمیونسٹ قیدیوں کو رہا کیا جن میں 70183 شمالی کوریائی تھے، جب کہ اس کے بدلے 12773 قیدی واپس لیے جن میں 3597 امریکی اور 7862 جنوبی کوریائی شامل تھے۔ یہ تبادلہ نہ صرف ایک بڑی انسانی کامیابی تھی بلکہ اس نے جنگ کے دوران بھی انسانیت کی ایک قابلِ فخر مثال قائم کی۔

15 سال تک نگرانی، ایرانی سائنسدانوں کو ایک ساتھ قتل کرنے کے اسرائیلی منصوبے کی تفصیلات

یروشلم:۔ اسرائیل نے تہران کے خلاف اپنی حالیہ جنگ کے دوران 12 سے زیادہ اعلیٰ ایرانی جوہری سائنسدانوں کو ایک ساتھ قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ یہ اسرائیل کی 15 سال کی نگرانی کی کوششوں کا اختتام تھا کیونکہ تل ابیب نے سائنسدانوں کی نقل و حرکت کو بغور دیکھا تھا۔ اس منصوبے سے واقف ذرائع نے وال سٹریٹ جرنل کو بتایا کہ ان حملوں کے وقت کا انتخاب احتیاط سے کیا گیا تھا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ سائنسدان فرار یا چھپ نہ سکیں۔ انہی ذرائع نے یہ بھی بتایا کہ تل ابیب 2003 سے کچھ اعلیٰ ایرانی سائنسدانوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھا۔ اسرائیلی انٹیلی جنس نے پہلی بار دریافت کیا کہ ایران نے جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ اسرائیل نے 2010 میں اپنی کوششیں تیز کر دیں جب دو سائنسدانوں کو قاتلانہ حملے میں نشانہ بنایا گیا۔ اس ماہ کے حملوں میں مارے جانے والے سائنسدانوں میں سے ایک فریدون عباسی تھے جو ایران کی ایٹمی توانائی کی تنظیم کے سابق سربراہ تھے اور 2010 میں ایک قاتلانہ حملے میں بچ گئے تھے۔ محمد مہدی ترانچی بھی مارے گئے جو ایٹمی ہتھیاروں کے لیے دھماکہ خیز مواد تیار کرنے کے ذمہ دار تھے۔ وہ بہشتی یونیورسٹی میں پروفیسر تھے جہاں بہت سے جوہری سائنسدان کام کرتے تھے۔ 12 روزہ جنگ کے دوران ہلاک ہونے والے زیادہ تر سائنسدانوں کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ایٹمی وار ہیڈ کے اہم حصوں کی جانچ اور اسمبلنگ میں ملوث تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں سید صدیقی صابر بھی شامل ہیں جو ایک ممتاز سائنس دان ہیں جن پر حال ہی میں امریکہ نے جوہری ہتھیاروں سے متعلق کام کے لیے پابندی عائد کی تھی۔ یہ حملے 2020 میں محسن فخرزادہ کے قتل کے بعد ایرانی جوہری سائنسدانوں کو نشانہ بنانے والے پہلے حملے ہیں۔ وال سٹریٹ جرنل کے مطابق امریکی نیشنل سیکیورٹی ایجنسی برائے انسداد پھیلاؤ کے سابق ڈائریکٹر ایرک بریور نے تصدیق کی ہے کہ بم کی نشوونما کے مرحلے کے دوران اس مہارت کو کھو دینا وقت کے ساتھ آہستہ آہستہ اسے کھونے سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔ 13 جون کو ایران پر اسرائیلی حملے میں نو سائنسدان اس وقت مارے گئے جب اسرائیل نے تہران میں ان کے گھروں پر میزائلوں کا ایک بیراج ایک ہی وقت میں چھوڑا۔ بعد ازاں اسرائیلی حملوں میں کم از کم پانچ دیگر مارے گئے۔ اسرائیل کے چینل 12 نے اطلاع دی ہے کہ تل ابیب نے تقریباً 17 ایران کے سب سے بڑے جوہری سائنسدانوں کو قتل کیا ہے۔

پاکستان: بارش اور سیلاب سے 32 اموات

اسلام آباد:۔ پاکستان بھر میں مون سون بارشوں اور اچانک آنے والے سیلاب نے شدید تباہی مچائی ہے، جس کے نتیجے میں اب تک 32 افراد اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ ان اموات میں 16 بچے بھی شامل ہیں۔ خیبر پختونخوا میں صوبائی ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی (پی ڈی ایم اے) کے حکام نے بتایا کہ صرف گذشتہ 48 گھنٹوں کے دوران شدید بارش، تیز آندھی، پہاڑی تودے گرنے اور فلیش فلڈ کے باعث 19 ہلاکتیں رپورٹ ہوئیں۔ ان میں چھ مرد، پانچ خواتین اور آٹھ بچے شامل ہیں۔ علاوہ ازیں تین مرد اور تین خواتین زخمی بھی ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق یہ واقعات سوات، ایبٹ آباد، چارسدہ، ملاکنڈ، شانگلہ، دیر لوئر اور تورغر کے اضلاع میں پیش آئے۔ سب سے زیادہ تباہی ضلع سوات میں دیکھی گئی جہاں 13 افراد جان کی بازی ہار گئے اور چھ افراد زخمی ہوئے۔ سوات میں جاں بحق ہونے والوں میں صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے دس سیاح بھی شامل ہیں جو سیلابی ریلے کی زد میں آ گئے۔ حکام نے شہریوں کو مزید بارشوں اور لینڈ سلائیڈنگ کے خدشے کے پیش نظر احتیاط برتنے کی ہدایت کی ہے۔

الحبیب انگلش اسکول میں دسویں جماعت کے طلبہ کے لیے شاندار الوداعی تقریب کا انعقاد

شیموگہ: الحبیب انگلش اسکول میں دسویں جماعت کے طلبہ کے اعزاز میں ایک پُروقار الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں معزز مہمانانِ خصوصی، اساتذہ، طلبہ اور والدین کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جس کے بعد طلبہ نے اپنے تعلیمی سفر اور اسکول سے وابستہ یادگار لمحات کو پیش کیا۔ اس موقع پر مہک شریف، سابق کارپوریٹر نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایس ایس ایل سی کے طلبہ جتنی محنت کریں وہ کم ہے۔ انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اساتذہ کی سختی بظاہر سزا محسوس ہوتی ہے، مگر حقیقت میں یہ طلبہ کی بہتر مستقبل سازی کی کوشش ہوتی ہے۔ انہوں نے طلبہ کو نصیحت کی کہ وہ جہاں بھی جائیں اپنی زندگی کو اصولوں اور اچھے کردار کے ساتھ گزاریں، کیونکہ کامیابی صرف تعلیم سے نہیں بلکہ اخلاق اور نظم وضبط سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ ملناڈ ایجوکیشنل اینڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کے چیئرمین محمد ابراہیم نے اپنے خطاب میں کہا کہ جب بچے تعلیم کے ساتھ ساتھ کسی ہنر کو بھی سیکھ لیتے ہیں تو وہ دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنی زندگی خود سنبھالنے کے قابل بن جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انسان جیسا سوچتا ہے ویسی ہی اس کی زندگی کا رخ متعین ہوتا ہے۔ انہوں نے طلبہ کو ہمیشہ سیکھنے کا جذبہ برقرار رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ سیکھنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی اور قرآنِ کریم بھی ہمیں علم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے

کی تاکید کرتا ہے۔ ملناڈ چیریٹیبل ٹرسٹ کے سکریٹری مدثر احمد نے اپنے خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں طلبہ کے لیے تعلیم کے ساتھ ہنر سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہنرمند افراد نہ صرف خود کفیل بنتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی سہارا ثابت ہوتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے قیمتی وقت کا درست استعمال کرتے ہوئے تعلیمی میدان کے ساتھ ساتھ مختلف ہنر سیکھنے پر بھی توجہ دیں۔ الحبیب انگلش اسکول کے صدر افتخار احمد خان نے صدارتی خطاب میں کہا کہ زندگی کا سفر ہمت، محنت اور استقلال کے سہارے طے ہوتا ہے۔ اگر انسان ہمت سے کام نہ لے تو کامیابی کا حصول مشکل ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی تعلیمی ادارے کی اصل کامیابی اس کے طلبہ کی کامیابی سے وابستہ ہوتی ہے اور ادارہ ہمیشہ اپنے طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ تقریب کے دوران طلبہ کو یادگاری تحائف بھی پیش کیے گئے۔ اس موقع پر اعلان کیا گیا کہ آئندہ ایس ایس ایل سی امتحان میں امتیازی نمبرات حاصل کرنے والے طالب علم کو لیپ ٹاپ انعام کے طور پر دیا جائے گا، جسے طلبہ اور والدین نے خوش آئند اقدام قرار دیا۔ تقریب میں صاحبِ وسائل محمد جیلانی نے طلبہ کو امتحانات کی تیاری، وقت کے بہتر استعمال اور اعلیٰ نمبرات حاصل کرنے کے طریقوں کے بارے میں مفید رہنمائی فراہم کی۔ اسٹیج پر اسکول کے سابق سکریٹری ایوب خان، ڈائریکٹر عبدالسبحان خان، خزانچی ایس اے غفار اور دیگر ذمہ داران موجود تھے۔ میر معلم سید جعفر نے تقریب کی کارروائی نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دی۔ تقریب کے اختتام پر طلبہ نے اپنے اساتذہ اور ادارے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنی محنت اور کردار کے ذریعے اسکول اور اپنے والدین کا نام روشن کریں گے۔

بھیک مانگنے والی بچی کو اکّا پڑے نے تحفظ فراہم کیا

شیموگہ: شیموگہ کے ہر کیرے میں واقع شیو مندر کے قریب بھیک مانگنے میں مصروف 11 سالہ لڑکی کو پولیس کی اکا پڑے یونٹ نے بچالیا۔ یہ واقعہ 15 فروری کو پیش آیا۔ لڑکی مندر کے آس پاس بھیک مانگ رہی تھی۔ وہاں ڈیوٹی پر موجود اکا پڑے کی اہلکاروں نیرملا اور وجے نے اسے دیکھا اور اس کی تفصیلی جانچ پڑتال کی۔ اس کے بعد لڑکی کو شہر کے مضافاتی علاقے آلکول میں واقع سرکاری لڑکیوں کے بچوں کے گھر (بال مندر) کے حوالے کر دیا گیا۔ ضلع تحفظ افسر نکل ب نے اکا پڑے کے اہلکاروں کے اس شاندار کام کی تعریف کی اور انہیں مبارکباد دی۔

بینک کا اسسٹنٹ مینیجر نکلا چور؛ 2 کلو سے زیادہ کے زیورات ہوئے چوری

بنگلور: ایک بینک کے اسسٹنٹ مینیجر نے فلموں کی طرز پر گاہکوں کے لاکر میں رکھے ہوئے تقریباً 4 کروڑ روپے مالیت کے سونے کو نکال کر فنانس کمپنیوں میں گروی رکھ کر پیسے حاصل کیے اور آن لائن بیٹنگ اور کیسینو میں ضائع کر دیے۔

گری نگر پولیس نے اسے گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار ملزم کا نام کرن کمار (35) ہے جو گری نگر کے انڈین بینک کا اسسٹنٹ مینیجر تھا۔ اس کے قبضے سے 700 گرام زیورات برآمد ہوئے ہیں اور باقی زیورات کی تلاش جاری ہے۔ کرن کمار جون میں اس بینک میں ٹرانسفر ہو کر آیا تھا۔ آن لائن بیٹنگ اور کیسینو کی لت میں مبتلا کرن کمار نے گزشتہ چھ ماہ سے گاہکوں کے سیفٹی لاکروں کی چابیاں چوری کر کے ان کے 2 کلو 780 گرام سونے کے زیورات نکال لیے۔ ان زیورات کو متھوٹ فنانس اور منی پور گولڈ لون میں گروی رکھ کر پیسے لیے اور وہ رقم جوئے میں اڑا دی۔ بینک مینیجر اور دیگر ملازمین کو اس کی خبر نہیں تھی۔ ایک گاہک جب اپنے لاکر سے زیورات لینے بینک گیا تو لاکر خالی ملا۔ گھبرا کر اس نے بینک مینیجر کو بتایا اور پھر گری نگر پولیس تھانے میں شکایت درج کرائی۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کی اور بینک کے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرنے پر اسسٹنٹ مینیجر کرن کمار کی حرکت سامنے آئی۔ پولیس نے فوری طور پر اسے گرفتار کر کے پوچھ گچھ کی اور 700 گرام سونے کے زیورات برآمد کر لیے۔ باقی زیورات کی بازیابی کے لیے تفتیش جاری ہے۔ جنوبی ڈویژن کے ڈی سی پی لوکیش برمپا نے گاہکوں کو مشورہ دیا ہے کہ بینک لاکروں میں رکھے زیورات کو وقتاً فوقتاً چیک کرتے رہیں۔

اعضاء کا عطیہ دینے والی ملک کی سب سے کم عمر بچی کا سرکاری اعزاز کے ساتھ آخری رسومات ادا

پٹنم تٹّی: ریاست کی سب سے کم عمر اعضاء عطیہ کرنے والی 10 ماہ کی بچی ایلین شیرین ابراہم کا جنازہ اتوار کی شام نڈونگڈ پلی میں سینٹ تھامس سی ایس آئی چرچ میں بھاری تعداد میں لوگوں کی موجودگی میں سرکاری اعزازات کے ساتھ ادا کیا گیا۔ جمعہ کو دماغی موت کا اعلان ہونے کے بعد ایلین نے

اعضاء عطیہ کر کے چار بچوں کی زندگیاں بچائیں۔ اس کی جگر، گردے، آنکھیں اور دل کے والوز عطیہ کیے گئے تھے۔ والدین نے ناقابل تلافی نقصان کو دوسرے بچوں کو زندگی کا تحفہ دے کر پورا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ 5 فروری کو کوٹایم میں والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے کار حادثے کا شکار ہوئی تھی جس میں بچی کو شدید چوٹیں آئیں تھیں۔ اس چھوٹی بچی کے اعضاء عطیہ کرنے والے والدارون ابراہم اور شیرین این جان کی انسانیت کی قدر کرنے کے لیے اتوار کی صبح سے نڈونگڈ پلی کے ویلومنیلی، ملپلی کے قریب لوگوں کا سیلاب امڈ آیا۔ صبح 7:45 بجے ایلین کا جسدِ خاکی لایا گیا۔ پھولوں سے سجی چھوٹی تابوت میں بچی کا جسم رکھا گیا تھا۔ غم کے سمندر میں والدین اور رشتہ دار تابوت کے پاس موجود تھے۔ وزیر وینا جارج، وی این واساون، رکن پارلیمنٹ سریش گوپی اور متعدد عوامی نمائندوں نے گھر جا کر چھوٹی روح کے لیے سکون کی دعا کی۔ والدین کے فیصلے کی خبر میڈیا کے ذریعے پھیلنے پر ریاست کے کونے کونے سے لوگ پہنچے اور چھوٹی بچی کو آخری سلام پیش کیا۔ دوپہر 3 بجے کے قریب بے شمار لوگوں کے ہمراہ جنازہ چرچ کے احاطے میں پہنچا۔ آنسوؤں کے باوجود فخر ہے کہ چار بچوں کو زندگی ملی، یہ بات دادا راجی سیموئل نے کہی ہے۔

75 سالہ سرکاری اردو اسکول کی تقریب کو جے بی ٹی بابو نے بنایا یادگار

بھدراوتی: اردو اسکولوں کی ترقی وبقا کے تعلق سے جہاں بڑی بڑی تنظیمیں وادارے لاپرواہ نظر آرہے ہیں، وہیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اردو اسکولوں کو بچانے کی خاطر نہ صرف جدوجہد

کررہے ہیں بلکہ اپنے وقت اور مال کی بھی قربانیاں دے رہے ہیں۔ ایسے لوگوں میں بھدراوتی شہر کے عثمانیہ چاریٹیبل ٹرسٹ کے صدر، کانگریس لیڈر، کے ڈی پی ممبر اور سماجی کارکن محمد غوث پیر (جے بی ٹی بابو) نے گذشتہ دنوں یہاں کی سرکاری اردو ہائر پرائمری اسکول اولڈ ٹاؤن بھدراوتی جو کہ اس علاقے کی قدیم اسکولوں میں شمار ہوتی ہے اور یہ اسکول اپنے وجود کے 75 سال مکمل کرچکی ہے۔ اس اسکول کی 75ویں سالگرہ کو یادگار بنانے اور اسکول کو مزید ترقی دینے کے مقصد سے ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد کرتے ہوئے حقیقی طور پر اسکول کو یادگار بنایا۔ محمد غوث پیر (جے بی ٹی بابو) جو عثمانیہ چاریٹیبل ٹرسٹ کے صدر بھی ہیں اور مختلف مرحلوں میں خدمات کیلئے جانے جاتے ہیں، انہوں نے اس اسکول کی تقریب کو یادگار بنایا اور نہ صرف جلسے کا اہتمام کیا ہے بلکہ 500 مستحق خواتین کو ملبوسات فراہم کیں، اس کے علاوہ 221 سے زائد افراد جو مختلف شعبوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں انہیں اعزاز سے نوازا ہے۔ اس کے علاوہ اس علاقے میں تعلیمی خدمات کیلئے اپنا مقام بنانے والے تین معزز اساتذہ جن میں مصطفیٰ حضرت، فاضل حضرت اور ٹیچر آمنہ بی کو تہنیت پیش کی۔ اسکول کی تقریب گذشتہ جمعہ کو منعقد کی گئی تھی، جس میں مقامی رکن اسمبلی بی کے سنگھ میش نے شرکت کرتے ہوئے سرکاری اسکولوں کی ترقی وبقا کی ضرورت محسوس کی اور انہوں نے جے بی ٹی بابو اور اسکول کے ہیڈ ماسٹر کو کیلہ، سنڈیکیٹ ممبر مصور باشاہ، وظیفہ یاب ٹیچر منیر باشاہ کی اس خدمت کو بھی سراہا اور اسکول کی ترقی کیلئے ہر ممکن تعاون کرنے کی بات کہی۔ کسی دور میں اس اسکول کے اندر طلبا کی تعداد سینکڑوں میں ہوا کرتی تھی لیکن اب محدود ہوچکی ہے، اس بنیاد پر محمد غوث پیر (جے بی ٹی بابو) نے اساتذہ سے گذارش کی کہ وہ طلبا کی تعداد کو بڑھائیں اور اسکول کی ترقی کیلئے کام کریں۔ محمد غوث پیر (جے بی ٹی بابو) انہوں نے مقامی ساکنوں سے گذارش کی ہے کہ وہ اس اسکول میں اپنے بچوں کا داخلہ دلوائیں اور کہا کہ آنے والے دنوں میں اس اسکول میں اردو کے ساتھ ساتھ انگلش میڈیم کلاسس کا انتظام کیا جائیگا۔

حضرت سید شاہ عالم دیوان درگاہ اور تجارتی کمپلیکس انتظامی بورڈ کی تمام اراکین کی جنرل میٹنگ کامیاب

شیموگہ: شہر کے مرکزی علاقے میں واقع ضلع کی سب سے زیادہ آمدنی دینے والی وقف جائیداد حضرت سید شاہ عالم دیوان درگاہ اور تجارتی کمپلیکس کے انتظامی کمیٹی کی تمام اراکین کی جنرل میٹنگ آج درگاہ کے احاطے میں بہت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ عقیدت اور احترام سے کیا گیا۔ کمیٹی کے سکریٹری نے موجود معزز مہمانوں اور اراکین کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر گزشتہ دو سالوں کے انتظامی بورڈ کی کارکردگی اور سرگرمیوں پر مشتمل ایک خصوصی کتابچہ بھی جاری کیا گیا۔ بورڈ کے رکن محمد شریف نے تعارفی کلمات ادا کیے، جبکہ نائب صدر عمران احمد نے گزشتہ دو سال کی جامع رپورٹ پیش کی۔ فردوس نے کمیٹی کی مالی حالت اور اخراجات کی شفاف تفصیلات پیش کیں۔ کمیٹی کے صدر فیروز نے خطاب کرتے ہوئے درگاہ کی جائیداد سے متعلق عدالت میں زیر التوا مقدمات اور بورڈ کی جانب سے جاری قانونی جدوجہد کے بارے میں تفصیلی معلومات شیئر کیں۔ رپورٹس کی پیشکش کے بعد میٹنگ میں موجود تمام اراکین سے مشورے اور تجاویز لیے گئے۔ اراکین کے سوالات کے جوابات میں کمیٹی نے مناسب وضاحتیں پیش کر کے شفافیت پر زور دیا۔ کارروائی کے اختتام پر دعا پیش کی گئی۔ کمیٹی کے رکن حسین نے شکریہ ادا کرتے ہوئے میٹنگ کا اختتام کیا۔

مسلمان اپنے بنیادی حقوق کی بات آتی ہے تو چھپ جاتے ہیں: دنیش این مٹو

بنگلورو: ہندو کمیونلزم اور مسلم بنیاد پرستی ایک جیسے نہیں ہیں، لیکن جیسے ہی ہندو کمیونلزم پر سوال اٹھایا جاتا ہے تو فوراً مسلم بنیاد پرستی کو سامنے لا کر پیش کیا جاتا ہے۔ حجاب، حلال، طلاق، برقعہ جیسے مسائل آتے ہی مسلمان اپنے خول میں چھپ جاتے ہیں۔ یہ بات صحافی دنیش این مٹو نے کہی۔ وہ بنگلورو میں ارشاد اپنگڈی کی کتاب 'کراولی کا خون آنسو' کی تقریب رونمائی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کمیونلزم کے خلاف جدوجہد نہ صرف کراولے میں بلکہ پورے ریاست اور ملک میں ناکام ہو چکی ہے۔ یہ درست نہیں کہ سیکولر پارٹیوں کی جیت ہار ہی کمیونلزم کی جیت ہار ہوتی ہے۔ کمیونلزم کو شکست دینے کے لیے الیکشن کی سیاست کافی نہیں، ثقافتی سیاست بھی درکار ہے۔ وہ یکش گان، کمبل، کولا سب کچھ استعمال کر رہے ہیں جبکہ ہم ثقافتی سیاست میں ناکام رہے ہیں۔ کمیونلزم مخالف جدوجہد کرنے والوں کو ہندو مذہب کا دشمن قرار دے کر پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور ہم بھی اس بیانیے میں پھنس گئے ہیں۔ ہندو مذہب کی اصلاح کیسے کی جائے، اس پر بھی ہمیں سوچنا چاہیے۔ باسوانا، پریار، نارائن گرو، امبیڈکر سمیت سب نے ہندو مذہب کی اصلاح کی تاریخ موجود ہے جسے آگے بڑھانا چاہیے۔ مسلم بنیاد پرستی کی اصلاح کے لیے باہر والوں کی بجائے مسلمانوں کے اندر سے ہی کوششیں ہونی چاہییں۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس نے سو سال میں اپنی تنظیم مضبوط کی اور نظریاتی طور پر کہیں بھی سمجھوتہ نہیں کیا۔ سیاسی سمجھوتہ کیا مگر نظریہ نہیں چھوڑا۔ ہمیں بھی نظریاتی جدوجہد کرنی چاہیے۔ جو شخص 25 سال آر ایس ایس میں رہ کر نکل آئے تو اسے سر پر بٹھا کر جلوس نکالنا بند کرنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو شامل کرنا چاہیے۔ کمیونلزم کے خلاف مسلسل جدوجہد کرنے والوں کو چھوڑ کر نئے آنے والوں کو زیادہ اہمیت دینے کا کوئی مطلب نہیں۔ منیر کاٹپلا نے کہا کہ صرف ہندو کمیونلسٹ ہی نہیں، مسلمانوں میں بھی کمیونلسٹ پیدا ہو چکے ہیں۔ مذہبی بنیاد پرستی کے علاوہ مذہبی سیاست نے بھی جنم لیا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں کمیونلزم پیدا ہوا ہے۔

پُرخلوص مبارکباد

ہمارے ہر دلعزیز دوست و کامیاب بزنس مین محمد سراج بن عبدالحکیم کے نئے بزنس سنٹر کے آغاز پر ہم انہیں پرخلوص مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب: دوست و اقاریب، شیموگہ

سڑک حادثے میں نوجوان کی موت؛ انتظامیہ کی لاپرواہی بنی وجہ

شیموگہ: شہر کے ایل بی ایس نگر فلائی اوور کے قریب نئی تعمیر شدہ سڑک پر ہمپ نہ دیکھنے کی وجہ سے

ہونے والے خوفناک حادثے میں ایک نوجوان جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ مرحوم کا نام سہیل (35) ہے جو شیموگہ کے وادی علاقہ کا رہائشی تھا۔ 12 فروری کی دیر رات تقریباً 11:30 بجے یہ حادثہ پیش آیا۔ سہیل بائیک پر سوار تھے جب نئی لگائی گئی ہمپ ان کی نظر میں نہیں آئی۔ تیز رفتار بائیک ہمپ پر چڑھ کر اچھلی اور سوار کا کنٹرول چھوٹ گیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ گرنے کے بعد سہیل سڑک پر تقریباً 50 میٹر تک گھسٹتے ہوئے گئے۔ مقامی لوگوں نے فوراً ان کی مدد کی اور ہسپتال پہنچایا مگر شدید زخموں کی وجہ سے وہ دم توڑ گئے۔ یہ ہمپ انتہائی غیر سائنسی طریقے سے بنائی گئی تھی اور اس کی تنقید پہلے سے ہو رہی تھی۔ ہمپ لگانے کے بعد نہ تو کوئی انتباہی بورڈ لگایا گیا اور نہ ہی کوئی رنگین پٹیاں یا نشانات۔ پچھلے 20-15 دنوں سے شوموگا کے مختلف علاقوں میں اچانک بڑے سائز کی ہمپیں لگائی جا رہی ہیں۔ ان پر کم از کم ریفلیکٹو سٹیکر یا رنگ بھی نہیں لگایا گیا جس کی وجہ سے رات کے وقت گاڑی چلانے والوں کو یہ نظر نہیں آ رہی ہیں۔

شہر میں چوری کی واردات؛ لاکھوں روپئے کی لوٹ

شیموگہ: رشتہ داروں کی شادی میں شرکت کے لیے گھر سے نکلتے ہی چوروں نے گھر میں گھس کر چوری کی۔ کل 4 لاکھ روپے مالیت کے سونے کے زیورات اور نقد رقم چوری ہو گئی۔ یہ واردات ایدگان نگر کے سُولے بیل علاقے میں پیش آئی۔ شہر کے عید گاہ نگر کا ایک رہائشی اپنے گھر میں ہی ایک چھوٹی سی کرایہ کی دکان چلاتا تھا۔ 12 فروری کی صبح وہ اپنے خاندان کے ساتھ سوائی پالے میں واقع شاداب شادی محل میں منعقد ہونے والی شادی کی تقریب میں شرکت کے لیے گیا تھا۔ اس دوران گھر میں کوئی نہیں تھا جس کا فائدہ اٹھا کر چور گھر میں داخل ہو گئے۔ تقریب ختم کر کے جب خاندان والے واپس گھر پہنچے تو انہیں چوری کا پتہ چلا۔ گھر کا پچھلا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بیڈ روم اور دکان کے اوپر کی ٹائلز اکھاڑ کر اندر داخل ہوئے تھے۔ گھبرانے پر خاندان والوں نے الماری چیک کی تو سونے کے زیورات غائب تھے۔ الماری میں رکھے تقریباً 1 لاکھ روپے مالیت کے 10 گرام وزن کا سونے کے بالی، 1.50 لاکھ روپے مالیت کا 15 گرام وزن کا ہار اور 1 لاکھ روپے مالیت کا 10 گرام سونے کا ہار سمیت کل 35 گرام سونے کے زیورات چوری ہو گئے۔ اس کے علاوہ گھر میں رکھی 55000 روپے نقد اور دکان کے ڈرائر میں موجود 2000 روپے بھی چور لے گئے۔ اس واقعے کی بنیاد پر تنگا نگر پولیس تھانے میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

81 سال خاتون کے پیٹ سے 6 کلوگرام کا وزنی ٹیومر نکالا گیا

تیرتھ ہلی: منگلورو انسٹیٹیوٹ آف آنکولوجی (ایم آئی او) کے تیرتھ ہلی مرکز میں 81 سالہ ایک بزرگ خاتون کے 40 سینٹی میٹر سائز کے تقریباً 6 کلوگرام وزنی بھاری اوورین ٹیومر کو کامیابی

سے سرجری کے ذریعے نکال دیا گیا۔ دل کی بیماری اور ذیابیطس میں مبتلا یہ بزرگ خاتون انتہائی ہائی رسک مریض تھیں، لیکن مکمل طبی تیاری اور ماہرین کی ٹیم کی ہم آہنگی سے پیچیدہ اسٹیجنگ لیپروٹومی سرجری کامیابی کے ساتھ انجام دی گئی۔ یہ سرجری چیف سرجن ڈاکٹر سوریش کلیمنٹ ڈی سوزا کی قیادت میں ڈاکٹر دیویا جیوتی کے ساتھ مل کر کی گئی۔ آیوشمان بھارت سکیم کے تحت علاج مفت فراہم کیا گیا، جس کی وجہ سے مریض کے خاندان پر کوئی مالی بوجھ نہیں پڑا۔ سرجری کے بعد مریض صحت یاب ہو رہی ہیں اور ان کی صحت کی حالت مستحکم ہے، یہ بات ہسپتال ذرائع نے بتائی۔

چترد رگہ: یس یس یل سی کے طالب العلم نے کرلی خودکشی

چترد رگہ: بھرماساگر کے ڈی وی ایس اسکول کے ایک طالب علم نے سکول کی عمارت کی تیسری منزل سے گر کر پیر کو خودکشی کر لی۔ دسویں جماعت کا طالب علم کروٹریش (16) نے یہ انتہائی قدم اٹھایا۔ عمارت سے گرنے کا منظر سی سی ٹی وی کیمرے میں ریکارڈ ہو گیا ہے اور فی الحال یہ ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے گردش کر رہی ہے۔ خودکشی کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ طالب علم کا سر سیدھا زمین پر جا لگا جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ بھرماساگر پولیس تھانے میں اس واقعے کی رپورٹ درج کر لی گئی ہے۔